اوراس جمعہ کے تمام خطایا (صغیرہ گناہ) اس کے معاف ہو جائیں گے۔ (بہشتی زیور)

حدیث: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، درود میرے حضور میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ص: ۷۶، باب فی فضل الجمعۃ)

جمعہ کے دن بالوں میں تیل لگانا اور خوشبو یا عطر کا استعمال کرنا مسنون ہے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲۱، کتاب الجمعہ، باب الطیب للجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

نماز جمعہ کے فضائل

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور وضو کو اچھے طریقہ سے کیا پھر جمعہ کے لئے حاضر ہوا اور اس کے خطبہ کو غور سے سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک اور مزید تین دن تک (کل دس دن) کے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۳ کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی، پاکستان)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کی نماز ایک جمعہ سے دوسری جمعہ تک کے لئے اور رمضان کے روزے ایک رمضان سے دوسری رمضان تک کے گناہوں کے لئے کفّارہ ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا ہوا رہے۔ (ابن ماجہ، ص: ۷۶ ایضاً)

حدیث: حضرت یزید بن مریمؒ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جا رہا تھا، اتنے میں راستہ میں حضرت عبایہ بن رفاعہؓ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا جمعہ کی نماز کیلئے جا رہا ہوں،

انہوں نے کہا مبارک ہو! تمہارا چلنا، یہ تو اللہ کی راہ میں چلنا ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس بندہ کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

حدیث: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور اپنی توفیق کے مطابق پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے، اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگاتا ہے۔ پھر (گھر سے) نکلتا ہے کسی بھی قسم کے ۲/ دو شخصوں میں علیٰحدگی نہیں ڈالتا، پھر جو اس کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے (سنت مؤکدہ) نماز کو ادا کرتا ہے پھر جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو یہ خاموش ہو جاتا ہے، تو اس کے اس جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک کے گناہ (صغیرہ) معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲۱، کتاب الجمعہ، باب الدھن للجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے (بیوی کو جنابت کا) غسل کرایا اور خود بھی غسل (یعنی غسل جنابت) کیا، اور خود بھی صبح جلدی سے اُٹھا اور (بیوی کو بھی) سویرے اُٹھایا (اور جمعہ کے لئے) چل دیا (اگر اس کا گھر دور تھا جیسے حضور ﷺ کے زمانہ میں بہت دور۔ دور جمعہ قائم ہوتا تھا اس لئے جلدی سے چل کر نمازِ جمعہ میں پہنچ گیا) اور اس سفر میں سوار نہ ہوا، اور امام کے قریب بیٹھ (کر اس کا خطبہ) سنا، اور فضول بات نہیں کی، تو اس کو ہر ایک قدم کے بدلہ میں ایک سال کے عمل کا ثواب ملے گا اور ایک سال کے روزوں کا اجر، اور ایک سال (کی رات) کے نوافل کا اجر ملے گا۔

(ابن ماجہ، ص: ۷۶، باب ما جاء فی غسل یوم الجمعہ، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان بندے کو حسن اتفاق سے خاص اس گھڑی میں خیر اور بھلائی کی کوئی چیز اللہ سے مانگنے کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۱ کتاب الجمعہ)

جمعہ کے دن کی اس ساعت اجابت کے وقت کی تعیین و تخصیص میں شارحین احادیث نے بہت سے اقوال نقل کئے ہیں، ان میں سے ۲ دو ایسے ہیں جن کا صراحۃً یا اشارۃً بعض احادیث میں بھی ذکر ہے، صرف وہی یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ جس وقت امام خطبہ کے لئے منبر پر جائے اُس وقت سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک جو وقت ہوتا ہے بس یہی وہ ساعت اِجابت ہے، اس کا حاصل یہ ہوا کہ خطبہ اور نماز کا وقت ہی قبولیتِ دُعا کا خاص وقت ہے۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کے بعد سے لے کر غروبِ آفتاب تک کے وقفہ میں ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن جنابت کا (یعنی ضروری) غسل کیا پھر (صبح سویرے) پہلی گھڑی میں مسجد کی جانب نکل گیا تو گویا کہ اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور جو (صبح کی) دوسری گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا اس نے ایک گائے اللہ تعالیٰ کیلئے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا کہ اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا کہ اس نے ایک مرغی کی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا اس نے ایک انڈا قربان کیا لیکن جب امام (خطبہ کیلئے) کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے جمع ہو کر

ذکر اللہ (یعنی خطبہ) سنتے ہیں پھر کسی کا ثواب نہیں لکھتے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲۱، کتاب الجمعہ، باب فضل الجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۰، کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

فائدہ: کچھ احادیث میں مختلف گھڑیوں کے ثواب کے بجائے یہ ہے کہ جو سب سے پہلے مسجد میں آئے اس کا پھر دوسرے کا پھر تیسرے کا اسی ترتیب سے مذکورہ ثواب لکھا جاتا ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کا غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں میں سے کھینچ لیتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے دن (جمعہ کے لئے) نکلا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین حضرات کو دیکھا جو ان سے بھی پہلے جمعہ کے لئے پہنچے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا میں چار میں سے چوتھا ہوں اور چار میں سے چوتھا شخص اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہے (کیونکہ) میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک جماعت کی طرف جانے کے مطابق بیٹھیں گے (سب سے زیادہ قریب) پہلے پہنچنے والا پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا ہوگا اور چار میں سے چوتھا (بیٹھنے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ سے) دور نہیں ہے۔

(ابن ماجہ ص: ۷۷، فرض الجمعہ، باب ما جاء فی التہجیر الی الجمعۃ قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کی تو یہ اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور کے ساتھ چمکتی رہے گی۔ (نسائی)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا تو اس کے پاؤں سے لے کر آسمان تک ایک نور روشن ہوگا اور دونوں جُمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہوں گے وہ معاف ہوجائیں گے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ اعمال ایسے ہیں کہ جو شخص ان پر ایک ہی دن میں عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں سے لکھ دیں گے۔

(۱) عیادت کرنا (۲) جنازہ میں شرکت کرنا (۳) دن بھر روزہ رکھنا (۴) نماز جمعہ کے لئے جانا (۵) غلام آزاد کرنا۔ (ابن حبان)

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اس کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، جب وہ نماز پڑھنے کے ارادے سے چلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوجاتا ہے تو ۲۰۰/ دوسو سال کی عبادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (روزِ قیامت) تمام دنوں کو ان کی اپنی اصلی حالت پر پیش کیا جائے گا جب کہ جمعہ کو چمکتا دمکتا ہوا پیش کیا جائے گا، جمعہ پڑھنے والوں کو جمعہ کا دن ایسی دُلہن (جس کو اس کے حجرۂ عروسی میں خراماں خراماں لے جایا جائے) کی طرح اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہوگا یہ دن ان حضرات کے لئے روشن ہوگا جس کی روشنی میں یہ چلیں گے، ان جمعہ پڑھنے والوں کے رنگ (پہاڑی) برف کی طرح (سفید) ہوں گے، ان کی خوشبو مشک (کستوری) کی طرح ہوگی (یہ) کافور

کے پہاڑوں پر آپس میں باتیں کرتے ہوں گے ان کی طرف جنات اور انسان دیکھتے ہوں گے، جب تک یہ جمعہ والے جنت میں داخل نہیں ہوں گے ان پر سے رشک کی نگاہوں کو نہیں پھیریں گے، ان کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھ سکے گا سوائے ان اذان دینے والوں کے جو صرف اللہ کی رضاء کے لئے اذان دیتے ہوں گے۔ (ابن خزیمہ بسند حسن)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا دن عطا کرکے پچھلی امتوں پر فوقیت عطا کی ہے، یہودیوں کو سنیچر کا دن عطا کیا، عیسائیوں کو اتوار کا دن عطا کیا، وہ لوگ قیامت تک ہم سے پیچھے رہیں گے، دنیا میں ہم سب سے آخر میں آئے اور قیامت میں سب سے پہلے ہماری مغفرت ہوگی۔ (صحیح مسلم ج ۱/ص ۲۸۲، کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں اس میں کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں چھ لاکھ (مسلمان) دوزخ سے آزاد کردیئے جاتے ہیں (بعض راویوں نے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں کہ) ان سب پر دوزخ واجب ہوچکی تھی۔ (ابویعلی)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ حٰم دخان کی شبِ جمعہ میں تلاوت کرے گا اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۱۷، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی حم الدخان، ایچ۔ ایم سعید پاکستان)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص جمعہ کے دن اس سورت کی تلاوت کرتا ہے جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سورج غروب ہونے تک رحمت فرماتے ہیں۔

حدیث: حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نمازِ جمعہ کے بعد ۱۰۰/سو مرتبہ ''سورۂ اخلاص'' اور ۱۰۰/سو مرتبہ درود شریف اور ۷۰/ستّر بار یہ دعاء پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی ۱۰۰/سو حاجتیں پوری فرمائے گا جس میں سے ۳۰/تیس دنیا کی اور ۷۰/ستّر آخرت کی۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ط

ترجمہ: اے اللہ! مجھے حرام سے بچا اپنی حلال (روزی) کے ذریعہ میری کفالت فرما تو میری جانب سے ذمہ دار بن جا اور تو مجھے اپنے فضل کے ذریعہ اپنے غیر سے بے نیاز فرما دے۔

(حدیث: از سعادت دارین، مولانا اشرف احمد صاحب راندیری)

حدیث: جو شخص بعد نماز جمعہ ۱۰۰/سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کے اور اسکے ماں باپ کے ایک ایک لاکھ گناہ معاف کریں گے۔ (حدیث: از سعادت دارین، مولانا اشرف احمد صاحب راندیری)

• • •

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَائِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ط (مسند احمد)

باب ۹

* حقوق العباد کے متعلق *

★ مؤمن خیر ہی خیر ہے، جہاں جاتا ہے اچھے کام کرتا ہے اور ہمیشہ اچھی حالت ہی کو اختیار کرتا ہے۔

★ نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ مؤمنوں کی باہمی محبت، رحمت و شفقت میں ایسی مثال ہے جیسے ایک جسم کہ اگر اس کے کسی عضو کو تکلیف ہوئی ہے تو اس کا تمام جسم بخار و بے خوابی میں شریک ہوتا ہے۔

★ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے، تمہیں اس سے فائدہ پہنچے گا۔

(جنت کے چالیس راستے)

انسان کے حقوق قرآن و احادیث کی روشنی میں

(۱) یتیم کی کفالت کرنے کا عظیم ثواب اور اس کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے معاشرہ میں حقیر و ذلیل، غریب، فقیر، یتیم جن کا معاشرہ میں کوئی مرتبہ نہیں ہے، بیوہ، معذور جن کا کوئی سہارا نہیں ہے ان کی مدد کرنے والے اور اپنی کمائی، تجارت، نوکری یا کاشت کاری کی آمدنی میں سے خرچ کرنے والے کے لئے یتامیٰ و مساکین کی کفالت اور ان کی تعلیم و تربیت میں حصہ لینے والے کے فضائل قرآن

و احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں، قلب وجگر تھام کر یکسوئی کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں اور ان فرمودات پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

انسانی کمال کے تین شعبے

* یتیموں پر مال خرچ کرنا کمالِ انسانی کی علامت *

حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ سے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ تک (البقرہ۲:۱۷۷)

ترجمہ: نیکی کچھ یہی نہیں ہے کہ منہ کرو اپنا مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف لیکن بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور مال دے اس کی محبت پر رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑوانے میں (یعنی غلام آزاد کرنے یا مقروض کا قرض ادا کرنے میں) اور قائم رکھے نماز اور دیا کرے زکوٰۃ اور پورا کرنے والے اپنے اقرار کو جب عہد کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت، یہی لوگ ہیں سچے اور یہی ہیں پرہیزگار۔

(ترجمہ: شیخ الہند)

فائدہ: آیت مذکورہ اسلامی تعلیمات کے باب میں انتہائی جامع ہے کیونکہ تمام احکام اسلام کا خلاصہ تین چیزیں ہیں: (۱) عقائد (۲) اعمال (۳) اخلاق۔

تمام امورِ اسلام اور جزئیات انہیں کلیات کے تحت میں داخل ہیں آیت کریمہ میں تینوں کلیات کے بڑے بڑے شعبے آگئے ہیں غالباً یہی وجہ ہے کہ امام المحدثین محمد

ابن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ نے اس آیت کو اپنی صحیح بخاری کے اندر کتاب الایمان کے متن کا درجہ دیکر پوری کتاب الایمان کو اس کی شرح قرار دیا ہے، مشہور شارح بخاری شیخ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی (المتوفی ۹۲۳ھ) اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''ارشاد الساری بشرح صحیح البخاری'' ج/۱، صفحہ/۹۱ میں اس کا تجزیہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یہ آیت جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں انسانی کمالات کے تمام شعبوں کو اصالۃً یا ضمناً شامل ہے کیونکہ کمالات بشریہ اپنے تمام تر پھیلاؤ اور کثیر الشعاب ہونے کے باوجود تین چیزوں پر منحصر ہے۔

(۱) اول یہ کہ عقائد درست ہوں (۲) دوسرے یہ کہ معاشرتی زندگی بے داغ اور صاف ستھری ہو (۳) تیسرے یہ کہ تہذیب نفس کا اہتمام ہو۔

جس انسان کو یہ تینوں کمال حاصل ہوں وہ بلا شبہ کامل انسان کہلانے کے لائق ہے حق تعالیٰ شانہٗ نے اس آیت کریمہ میں: مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ سے وَالنَّبِيّٖنَ تک انسانوں کو عقائد درست کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ سے وَفِي الرِّقَابِ تک حسن معاشرت کی تعلیم دی ہے، رہا سوال تہذیب نفس کا تو یہ دو چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔

(۱) فرائض کی پابندی اور عبادات کے اہتمام سے۔

(۲) دوسرے حسن اخلاق سے، حق جل مجدہٗ نے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ کے ذریعہ فرائض وعبادات کے اہتمام و پابندی کی طرف رہنمائی کی ہے اور ''والموٗمنون'' سے ''حین البأس'' تک حسن اخلاق کی ہدایت دی ہے۔

صادقین و متقین کا مفہوم

اخیر میں ان صفات حمیدہ سے متصف کامل لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ یہی لوگ صدق وتقویٰ کے حامل صادقین و متقین ہیں، گویا صدق وتقوی ایک ہی مفہوم کی دو تعبیریں ہیں، اور صادقین و متقین دونوں ایک ہی چیز ہیں، اس تفصیل کے اعتبار سے آیت کریمہ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾" (التوبۃ ۹:۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو سچوں کے ساتھ۔ (ترجمہ: شیخ الہند)

اس کا مطلب یہ ہوگا اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ والوں کے ساتھ رہو کیونکہ تقویٰ اہل تقویٰ کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے، اس کی طرف اشارہ ہے حدیث پاک: "لِكُلِّ شَيْءٍ مَعْدِنٌ وَمَعْدِنُ التَّقْوٰى قُلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ" میں
ترجمہ: یہ ہے کہ ہر چیز کی کان ہوتی ہے، اور تقوی کی کان عارفین (اہل اللہ) کے قلوب ہیں، (وہیں سے تقوی حاصل ہوا کرتا ہے) ان اللہ والوں کا اللہ کے یہاں بڑا اونچا مقام ہوتا ہے، یہ اللہ کے محبوب بندے اور ہدایت کے روشن چراغ ہوتے ہیں۔
(یتیم و مسکین کی کفالت اور تعلیم و تربیت کے فضائل)

(آیتِ مذکورہ کا یہاں نقل کرنے کا مقصد)

آیتِ مذکورہ کو یہاں نقل کرکے یہ بتانا مقصود ہے کہ دیکھئے! حق جل مجدہٗ نے یتیم بچوں پر مال خرچ کرنے کو حسن معاشرت کی ایک اہم کڑی بتلایا ہے جس کے بغیر انسان کی معاشرتی زندگی صاف اور بے داغ نہیں ہوسکتی، خداوند رؤف الرحیم نے قرآن کریم میں بہت سی جگہ یتیموں کے ساتھ حسن سلوک، ان کی خبر گیری، ان کے حقوق کی رعایت،

ان کے اموال کی حفاظت اور ان پر اپنا مال خرچ کرنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔

* احادیث مبارکہ میں یتیموں کی کفالت کے فضائل *

احادیث مبارکہ میں یتیموں، غریبوں اور مسکینوں کی دیکھ بھال، ان کی کفالت و خبرگیری اور تعلیم و تربیت کی سعی وکوشش کے بارے میں بہت سے فضائل حضورِ اقدس ﷺ نے بیان فرمائے ہیں، اب آپ ذرا دل تھام کر عمل کرنے کی نیت سے ان روایات کو تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح البخاری میں تین عنوان لگا کر تحریر فرمایا ہے۔

پہلا عنوان

* اس شخص کی فضیلت میں جو کسی ایک یتیم کے (کھانے، پینے، کپڑے) کے متعلق ذمہ داری اُٹھائے *

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایات ہے حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا چاہے اپنا کوئی رشتہ دار ہوں یا اجنبی جنت میں اس طرح ہوں گے بشرطیکہ اللہ کے ڈر سے یتیم کی حق تلفی نہ کرتا ہو، یہ کہتے وقت حضورِ اقدس ﷺ نے شہادت والی اور بیچ کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا مگر دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ رکھا، مسند بزار کی اس روایت کے اخیر میں حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس نے تین بچیوں کی معاشی اور دینی ضروریات (تعلیم و تربیت) کے پورا کرنے کی فکر و کوشش کی وہ جنتی ہوگیا اور اس کو اس مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح

ثواب ملے گا جو دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات میں اللہ کی عبادت کرتا ہو۔

(رواہُ البخاری فی الطلاق تحت باب اللعان ۲/۷۹۹، والادب ۲/۸۸۸)

فائدہ: دونوں انگلیوں سے اشارہ کرنے کا مقصد بطورِ مبالغہ یہ بتانا ہے کہ یتیموں کی کفالت اور دیکھ بھال کرنے والا اپنی سخاوت اور مروت کی بنا پر جنت میں رسول اللہ کے ساتھ بہت ہی اونچے درجے کا مستحق ہوگا، بالکل ساتھ ہونا مراد نہیں ہے۔

(مأخوذ: یتیم و مسکین کی کفالت اور تعلیم و تربیت کے فضائل)

دوسرا عنوان

* بیوہ کے متعلق *

بیوہ: (جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو) اس کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے محنت کرنے والے کا ثواب۔

حدیث: حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بیوہ کے لئے کمائے (اپنی کمائی میں بعض حصہ کی بیوہ کے لئے نیت کرے) اُس کو مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ثواب ملے گا، جو دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات میں اللہ کی عبادت کرتا ہو۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۸ کتاب الادب، باب الساعی علی الأرملۃ، قدیمی کتب خانہ)

تیسرا عنوان

* فقیر کی ضرورت پوری کرنے والے کی فضیلت *

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ، فقیر کے لئے جو کماتے ہیں وہ مجاہد فی سبیل اللہ اور رات کو عبادت کرنے والے

اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے، ایسی رات کی عبادت (تہجد) کہ جس میں سستی نہیں کرتے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۸ کتاب الادب، باب الساعی علی المسکین، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

فائدہ: غور و فکر کرو، بیوہ جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو، معاشرہ میں اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ کوئی نکاح کرنے والا نہیں، بعض مذاہب جس کو منحوس سمجھتے ہیں، بعض مذاہب کی رائے کے مطابق ایسی عورت کو زندگی جینے کے لائق نہیں سمجھتے تھے، شوہر کے ساتھ اس کو بھی مر جانا، آگ پر اس کو جلا دینا ضروری سمجھتے تھے، معاشرہ میں ایسی عورت منہ دکھانے کے لائق بھی نہیں سمجھی جاتی تھی اگر جینے کا حق کسی مذہب نے دیا تو اس لائق نہیں سمجھی جاتی تھی کہ وہ بھی عدت کے بعد اپنے آپ کو سنوار سکے یا اس کی طرف مہربانی یا محبت کی نظر سے دیکھ سکے، ایسی بیوہ عورت کی مدد کی نیت خالص اللہ کے لئے اپنی کمائی میں کی یا عدالت کا کوئی کام کاج آجانے کی بنا پر کوئی اللہ کا بندہ اس کی مدد کے لئے دوڑ دھوپ کرے، اس کا ساتھ دے، اس کے کپڑے، کھانے پینے کے متعلق انتظام کرے یا خود غریب ہونے کی بنا پر کسی مالدار صاحب خیر یا کسی انجمن یا کسی ادارے سے مدد دلانے کے متعلق ساتھ دے۔

ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ جنت میں جانے کی بشارت دے رہے ہیں اور عظیم عزت و مرتبہ و جنت میں اعلیٰ درجات کے متعلق وعدہ فرما رہے ہیں کہ صرف ایک درجۂ نبوت کا فرق رہے گا۔

☆ یتیم اُس کو کہا جاتا ہے کہ جس کا باپ، انتقال کر جائے اور لڑکا یا لڑکی بالغ نہ ہوئے ہوں (بالغ ہونے تک یتیم کہلاتے ہیں) ایسے یتیم کی کفالت کھانے، پینے یا کپڑوں کے متعلق یا پڑھنے لکھنے کے لائق ہوجانے کی بنا پر مدرسہ، اسکول، دار العلوم کا

خرچ اُٹھانا جس سے دین سیکھ کر انسان بن کر قوم ومذہب کی ذمہ داری سمجھ سکے۔

اسی طرح غریب، فقیر ومسکین جو اپنی ضرورت اپنے معصوم بچوں کا خرچ کپڑے، کھانے، پینے، دوا دارو، اسی طرح دینی و دنیوی ضروری علم کا خرچ نہیں اُٹھا سکتا، ایسے غریب کی ذمہ داری اُٹھانا جس بنا پر اس کی آل، اولاد صحت وعفّت وعافیت سے زندگی گذار سکے، ایسی ذمہ داری اُٹھانے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے اور اس کو ایسا اجر وثواب ملے گا کہ ہمیشہ پوری زندگی روزہ رکھتا ہو اور پوری رات عبادت کرتا ہو ایسا ثواب ملے گا۔

یتیموں کو اپنے ساتھ کھلانے کی فضیلت

حدیث: ایک حدیث میں آیا ہے یتیم کو اپنے مال سے کھلانے پلانے والا جنت میں ضرور جائے گا بشرطیکہ وہ مشرک یا ظالم نہ ہو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جس نے کسی یتیم بچے کو مسلمانوں کے پاس سے لیکر اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کر لیا تو اللہ جل شانہٗ (اپنے وعدے کے مطابق) اُسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے بشرطیکہ کوئی ناقابل معافی گناہ نہ کیا ہو۔

(جامع ترمذی، ج ۲ ص ۱۳، ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی رحمۃ الیتیم وکفالتہ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

فائدہ: علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ناقابل معافی گناہ سے مراد یا تو شرک ہے کہ اس کے بارے میں خود حق تعالیٰ شانہٗ کا صاف اعلان ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (النساء ۴:۱۱۶)

ترجمہ: حق تعالیٰ شانہٗ شرک کو معاف نہیں کرے گا باقی گناہوں کو جس کے لئے چاہے گا معاف کر دے گا۔

یا پھر اس سے مراد حقوق العباد کو ضائع کرنا ہے جس کو دنیا میں معاف نہ کرایا ہو کیونکہ حق تعالیٰ شانہ اپنی رحمت کے وسیع ہونے کے باوجود ضابطے میں بندوں کے حق تلفیاں معاف نہیں کرے گا، اس میں یتیم کی حق تلفیاں بھی شامل ہیں بعض اکابر کی رائے میں وہ کبیرہ گناہ بھی اس سے مراد ہیں جن سے توبہ نہ کی گئی ہو کیونکہ اُن گناہوں کی معافی بھی مشیت ایزدی پر موقوف ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ۹: ۲۳۰)

ایک حدیث میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مروی ہے، جن لوگوں کے ساتھ کھانے میں یتیم بیٹھا ہو شیطان اُنکے قریب بھی نہیں آتا۔ (طبرانی)

بہترین اور بدترین گھر

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ گھر والوں کی طرف سے اچھا برتاؤ اور سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ (گھر والوں کی طرف سے) بُرا اور نا روا سلوک کیا جائے۔ (ابن ماجہ، ص ۲۶۲، ابواب الادب، باب حق الیتیم، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

فائدہ: یتیم کے ساتھ بُرے سلوک کا مطلب یہ ہے کہ گھر کے لوگ اس کی ضروریات زندگی پوری کرنے میں غفلت وکوتاہی سے کام لیں، اُس کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں کہ یتیم کو اپنی بے چارگی اور کمتری کا احساس ہو اس کو ناحق مارا پیٹا جائے یا کسی طرح سے اس کو تکلیف پہنچائی جائے، ہاں البتہ تعلیم وتربیت اور حسنِ ادب سے آراستہ

کرنے کے خاطر مارنا یا کوئی اور مناسب سزا دینا، بُرے سلوک میں شامل نہیں بلکہ احسان اور حسنِ سلوک ہی میں اس کا شمار ہوگا، (وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

(یتیم و مسکین کی کفالت اور تعلیم و تربیت کے فضائل)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

مسند احمد کی ایک روایت میں سرکار مدینہ ﷺ نے یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو حصولِ حسنات اور ان کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرنے کو جنت میں درجات عالیہ کے حصول کا سبب قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم بچے کے سر پر خالص حق تعالیٰ شانہٗ (کی رضا حاصل کرنے) کے لئے ہاتھ پھیرا تو ہر اس بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ لگے گا اس کو نیکیاں ملیں گی اور جس نے (اپنے پاس پرورش پانے والے) کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ اچھا سلوک و معاملہ کیا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ فرماتے وقت آپ ﷺ نے شہادت اور بیچ والی انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا (تاہم دونوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ رکھا)۔ (رواہ احمد فی مسندہ ۵/۲۵۰)

فائدہ: حسنات و نیکیوں کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ کمیّت و کیفیت کے اعتبار سے ان کے مختلف درجات ہوتے ہیں، یہ فرق مراتب اور اختلافِ درجات نیت کے ساتھ وابستہ ہے، اچھی نیت سے نیکیوں کا درجہ ہر اعتبار سے بڑھ جاتا ہے اور نیت میں کھوٹ ہو تو اُسی اعتبار سے نیکیوں کے درجے گھٹ جاتے ہیں، حدیث پاک کا حاصل

یہی ہے کہ یتیم کے سر پر ثواب اور رضاء الٰہی حاصل کرنے کی نیت سے ہاتھ پھیرنا اتنا اونچا عمل ہے کہ ہر بال پر بہت سی نیکیاں حاصل ہوں گی، ”وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ یَرْجِعُ السَّدَادُ وَالصَّوَابُ“

* اپنے یتیم بچوں کی پرورش میں مشغول بیوہ عورت کی فضیلت *

حدیث: ایک حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ نے اُس بیوہ یا مطلقہ عورت کی بے حد فضیلت بیان فرمائی ہے، جس نے اپنی اولاد کی پرورش اور اس کی تعلیم و تربیت کی خاطر حسین و جمیل ہونے کے باوجود شادی نہیں کی، جوانی کی امنگوں کو بالائے طاق رکھ کر فکرِ اولاد میں حسن و جمال کو برباد کر دیا، اپنی عزت و جاہ کی کوئی پرواہ نہیں کی، جذبات پر پانی پھیر دیا مگر تربیتِ اولاد میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی زبانی پوری حدیث سنئے۔

حدیث: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور وہ عورت جس کے رخسارے (اپنی اولاد کی پرورش، دیکھ بھال، محنت و مشقت اور ترک زینت و آرائش کی وجہ سے) سیاہ پڑ گئے ہوں قیامت کے دن اس طرح ہوں گے (یہ کہہ کر) راوی حدیث حضرت یزید بن زریع رحمۃ اللہ علیہ نے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا (کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے سے قریب ہیں اسی طرح قیامت کے دن میں اور بیوہ عورت قریب قریب ہوں گے اور سیاہ رخسار والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے مرجانے سے بیوہ یا اس کے طلاق دے دینے کی وجہ

سے جُدا اور بے سہارا ہوگئی ہوں مگر حسین وجمیل اور عزت اور جاہ والی ہونے کے باوجود محض اپنے یتیم بچوں کی پرورش اور ان کی تعلیم وتربیت کی خاطر اپنے آپ کو (دوسرا نکاح کرنے سے) باز رکھا یہاں تک کہ وہ بچے (خود کفیل ہوکر) جدا ہوجائیں (کہ بڑے اور بالغ ہوجانے کی وجہ سے اپنی ماں کے محتاج نہ رہیں) یا موت ان کے درمیان جدائی ڈال دے۔ (رواہ ابوداؤد فی الادب ۲/۷۰۱، باب فضل من مال یتامی)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ جس بیوہ کا شوہر چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مرگیا ہو یا جس عورت کو شوہر نے طلاق دے دی ہو اس عورت نے محض اپنے یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت کے خاطر کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کیا ہو بلکہ حسن و جمال اور عزت و جاہ کے باوجود اپنے جذبات کو کچل کر ازدواجی زندگی کی مسرتوں سے دور رہی اور اس وقت تک اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش کی فکر میں جان کھپاتی رہی جب تک کہ بچے اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ عورت نے بچوں کی پرورش میں مشغول رہ کر اپنی جوانی قربان اور حسن و جمال کو برباد کردیا، ایسی حوصلہ مند جواں ہمت عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ قیامت کے دن میرے اس قدر قریب ہوگی جس قدر یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے سے قریب ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں شوہر کی وفات کی بناء پر بیوہ یا طلاق دے دینے کی وجہ سے بے سہارا ہوگئیں ہوں ان کا صبر اور استقامت، عفت و پاکدامنی، ترکِ زیب و زینت، اپنے یتیم بچوں کے بہتر مستقبل کی خاطر دوسرے نکاح سے باز رہنا اور اُن بچوں کی صحیح پرورش اور تعلیم وتربیت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت کی چیز ہے۔

* رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے والے کو پانچ نعمتیں اور اس کی برکتیں *

(۱) عمر میں برکت، (۲) رزق میں فراخی، (۳) رشتہ داروں سے محبت، (۴) بُری موت سے حفاظت، (۵) جو چیزیں ناپسند ہیں اس سے حفاظت۔

حدیث: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں برکت اور عمر میں برکت ہو تو رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۵ کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطعتھا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے اور اس کے رزق میں فراخی ہو اور دُکھ تکالیف سے نجات ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے تقوی اختیار کرے اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ (بزار)

حدیث: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی سے عمر میں اللہ تعالیٰ اضافہ کرتا ہے اور بُری موت سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر ناپسند چیز سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔

تیسری نعمت: ترمذی شریف میں مذکور ہے کہ رشتہ دار اس سے محبت کریں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان میں نداء کرواتے ہیں کہ میں

فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں، تم بھی محبت کرو تو یہ نداء پھر زمین پر کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتے ہیں تم بھی محبت کرو تو زمین والے اس سے محبت کرتے ہیں۔

(بخاری شریف جلد ۲، ص ۸۹۲۔ کتاب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ نفع، نقصان، محبت، دشمنی اللہ کی طرف سے آتی ہے تو جو شخص رشتہ داری کے حقوق ادا کرتا ہے، سخاوت کرتا ہے، صدقہ خیرات کرتا ہے، رشتہ داروں کو تکلیف پہنچی ہو تو معاف کر کے رشتہ کو بڑھاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ تم سے دشمنی کریں غیبت، چغلی، لڑائی جھگڑا کریں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی عزت کرو معاف کرو۔

مالدار رشتہ دار نفسانی خواہشات مٹا کر صرف اللہ کی خاطر اس کے حکم کی بجا آوری کے لئے سلوک کرتا ہے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب بنتا ہے، تو اللہ کا محبوب بننے کی بنا پر مخلوق کا دل اس کی طرف مائل ہوگا، رشتہ داروں کے دلوں میں بھی محبت پیدا ہوگی تو خاندان میں تعلق، رشتہ داروں سے محبت پیدا ہو کر معاشرہ میں بھلائی کی فضا پیدا ہوگی۔

چوتھی نعمت: رشتہ داروں کے تعلق رکھنے سے رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے سے بُری موت سے حفاظت ہوگی۔

بُری موت کی بعض قسمیں

(۱) دنیوی فتنے میں پھنس کر ایمان سے محروم ہو جائے۔

(۲) مرض اتنا طویل ہو جائے کہ آدمی کمزور ہو جانے کی بنا پر بے صبر بن کر موت کی تمنا کرنے لگے۔

(۳) اتفاقاً ہارٹ فیل ہو جائے یا ایکسڈنٹ میں موت ہو جائے کہ معافی، توبہ یا وصیت کا موقع ہی نہ ملے۔

ایسی موت سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے۔

پانچویں نعمت: رسول اللہ ﷺ کی بشارت ہے کہ طبیعت کے ناموافق ناپسندیدہ کام جس کو آدمی اچھا نہیں سمجھتا، جس سے انسان کو خوف رہتا ہے اللہ تعالیٰ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے اس سے بچاتے ہیں، سوچو! آج کون شخص ایسا ہے کہ اُسے طبیعت کے ناموافق کام کئے بغیر ایسے کام کا سامنا نہ ہوتا ہو کہ جو اُسے ناپسند ہو، بال بچوں کی شکایت، محلہ والوں کی شکایت، انجمن محفل، کمیٹی کی شکایت سوچو کہ رشتہ داروں کے حقوق برباد کرنے کی نحوست ہم دیکھ رہے ہیں اور یہ نحوست اتنی بڑھ گئی ہے کہ صبح و شام دنیا کے ماحول میں یہ سن رہے ہیں اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں۔ (آمین)

ہر نظر کے عوض ایک مقبول حج کا ثواب

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو نیک اولاد اپنے والدین (یا ان میں سے ایک) کی طرف جتنی دفعہ بھی محبت اور عظمت کی نگاہ سے نظر کرے تو اللہ تعالیٰ ہر دفعہ دیکھنے کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اس کے لئے لکھ دیتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اگر وہ روزانہ سو دفعہ دیکھے جب بھی ہر دفعہ کے بدلے میں اس کو ایک مقبول حج کا ثواب ملے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں! اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاک ہے، (مطلب یہ ہے کہ اس کے یہاں کوئی کمی نہیں، وہ جس عمل پر جتنا ثواب دینا چاہے دے

سکتا ہے)۔ (مشکوٰۃ)

تشریح: اگر آپ کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک زندہ ہے تو آپ بہت خوش نصیب ہو، دل لگا کر ان کی خدمت کرو ان کی دلی دعائیں لو اور ان پر شفقت و محبت کی ہر نظر کے عوض ایک مقبول حج کا ثواب حاصل کرو اس طرح آپ آسانی سے سینکڑوں حج کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہو، میرے بھائیو! جن کے چہروں پر عظمت و شفقت اور محبت کی ایک نظر ڈالو گے تو ہر نظر پر اللہ تعالیٰ اسے ایک مقبول حج (کا ثواب) عطاء فرمائیں گے تو جو شخص ان کی خدمت کرے گا ان کی ضرورتیں اللہ کو خوش کرنے کے لئے پوری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کے بدلے میں کیا کیا اجر و ثواب عطاء کرے گا! کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا! اللہ تعالیٰ ماں باپ کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ (آمین)

والدین کی خدمت

اسلام نے ہر انسان پر مخلوق کی ذمہ داریاں سپرد کی ہیں ان میں سے سب سے بڑی اور سب سے مقدم ذمہ داری والدین کی خدمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی یعنی اپنے حق کے بعد جس حق کا حکم دیا ہے وہ والدین کی خدمت کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ

(بنی اسرائیل ۱۷: ۲۳)

ترجمہ: اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ

کرو اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ یہ تیرے لئے جنت ہیں یا دوزخ (مطلب یہ ہے کہ اگر تو نے ان کو راضی رکھا تو اس کے سبب جنت میں جاؤ گے اور اگر ناراض کیا اور نافرمانی کی تو دوزخ میں جاؤ گے)۔

ایک مشہور حدیث ہے: جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت نہ کی تو ایسی اولاد کیلئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہلاکت کی بد دعاء کی ہے اور آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے اس بد دعاء پر آمین کہی ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے مجاہدوں کو جہاد میں جانے سے روک دیا جن کے والدین کو ان کی خدمت کی ضرورت تھی (روکنے کی وجہ یہ تھی کہ) وہ لوگ کھیتی اور تجارت میں محنت کر کے اپنے والدین کی خدمت کے لئے روپئے پیسے کمائیں، ہاتھ پاؤں سے بھی خدمت کریں اور روپیوں، پیسوں کے ذریعہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

فائدہ: جہاد فرض کفایہ ہے اور اگر والدین کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو تو خدمت فرض عین ہے، اس بوڑھے والدین کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو، تو لڑکے پر ماں باپ کی خدمت فرض عین ہونے کی بنا پر فرض کفایہ پر عمل کرنا درست نہیں۔

والدین کا حق ادا کرنے کی دعاء

حدیث: حضرت علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے، اگر کوئی شخص ایک مرتبہ یہ مذکورہ دعاء پڑھے گا اور پھر دعاء کرے کہ اے اللہ اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے تو گویا اس نے اپنے والدین کا حق ادا کر دیا، وہ دعاء اس

طرح ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط (ذخیرۂ آخرت:۸۸)

بڑے بھائی کی خدمت

والدین کے بعد بڑے بھائی کا مرتبہ والدین کے برابر ہے، دونوں جہاں کے سردار ﷺ نے فرمایا: ’’بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسے ماں باپ کا حق اولاد پر‘‘۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’جو بڑا شخص اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور جو چھوٹے اپنے بڑوں کی عزت نہ کریں وہ ہم میں سے نہیں‘‘۔

بڑے بھائی چھوٹے بھائی بہنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے، چھوٹے بھائی بہنوں کو بڑے بھائی کی عزت کرنی چاہئے، ورنہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ میری نصیحت پر جو لوگ عمل نہیں کرتے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (مشکوٰۃ)

خالہ کا مرتبہ ماں کے برابر

حدیث: حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ خالہ ماں کے برابر ہے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے بہت بڑا گناہ کر لیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیری ماں زندہ ہے، جواب دیا نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیری خالہ زندہ ہے، جواب دیا کہ جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ جا اپنی خالہ کے ساتھ نیکی کر، اچھا سلوک کر، تیرا گناہ معاف ہو جائے گا۔

(جامع ترمذی ج ۲ص ۱۲، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی والخالۃ، ایچ۔ایم سعید کمپنی پاکستان)

حسن خُلق کا ثواب اور فضیلت

اللہ جل شانہٗ اپنے محبوب اشرف الخلق حضرت محمد ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، ’’وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۴‘‘ (القلم ۶۸:۴)

ترجمہ: اور بیشک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔

حدیث: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ ہر وہ چیز جو تیرے دل کو کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔ (کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تفسیر البر والاثم)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں تو اس بنا پر اُسے ہمیشہ روزہ رکھنے اور ہمیشہ تہجد پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۳۱۳ کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، مکتبہ امدادیہ)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے میرے دوست! اپنے اخلاق کو مزین کرو اگرچہ کافروں کے ساتھ بھی معاملہ ہو، آپ جنت میں ابرار کے درجات میں داخل ہوں گے اور میری طرف سے یہ بات اس شخص کے لئے طے ہو چکی ہے جس نے اپنے اخلاق کو حسین بنایا میں اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا، اور اپنے حظیرۃ القدس سے (پانی یا کوئی پینے کی چیز) پلاؤں گا اور اپنے قریب میں اس کو جنت عطاء کروں گا۔ (طبرانی باسنادہ)

حدیث: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے گوشہ میں ایک محل بدلہ میں دلانے کے لئے ضامن ہوں، جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی، جھگڑا چھوڑ دے، اور جنت کے درمیان ایک محل دلانے کے لئے ضامن ہوں جس نے جھوٹی باتیں مذاق میں بھی چھوڑ دی، اور ایک محل جنت کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ پر دلانے کے لئے ضامن ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (سنن ابی داؤد ۲/۳۱۳ ایضاً)

صبر و نرمی اختیار کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ (سورۃ البلد ۹۰: ۱۷-۱۸)

ترجمہ: پھر ہو گیا وہ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو (مخلوق خدا پر) رحمت کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش کی یہی لوگ داہنے ہاتھ والے ہیں (یعنی یہ حضرات جنت میں جائیں گے ان کو ان کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا)۔

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ: اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند فرماتے ہیں کہ نرمی پر ایسی ایسی نعمتیں عطا فرماتے ہیں جو دوسری عادتوں پر تمہیں عطاء کرتا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۲، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عز وجل نرمی پر اتنا اجر دیتے ہیں کہ اتنا جہالت اور حماقت پر (سزا) نہیں دیتے ہیں جو گھر والے (آپس میں) نرمی کرنے سے محروم رکھے گئے وہ (تقریباً ہر نعمت سے) محروم رکھے گئے۔ (طبرانی باسناد جید)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ نرمی جب کسی بھی چیز میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے زینت و خوبصورتی عطا کرتے ہیں، اور نرمی کسی بھی چیز میں سے نکال لی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عیب دار بنا دیتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے) جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں گے اور جسے صبر کی دولت عطاء کی گئی تو اس سے بہتر اور

اچھی کوئی چیز نہیں ۔ (جامع ترمذی ج ۲ص ۲۲،ابواب البر والصلۃ ،باب ماجاء فی الصبر،ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

صبر: طبیعت کے خلاف جو کام ہو اس پر طبیعت تھام لینا،خوش رہنا اُسے صبر کہتے ہیں ۔ (معارف القرآن)

اس لئے جو حالات انسان پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئے اس پر خوش رہے،کسی کی طرف بھی خیال نہ جائے،کہ فلاں نے یہ کیا،یہ کمزور وضعیف انسان کیا کرسکتا ہے؟ جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ کو بُرا بھلا مت کہو میں خود زمانہ ہوں ۔ (مشکوٰۃ)

نوٹ: صبر مانگنا نہیں چاہیئے،صبر مانگنا،تکلیف مانگنا ہے اور انسان کمزور ہونے کی وجہ سے صبر نہیں کرسکتا،سزا کا مستحق بنے اس لئے صبر نہ مانگے،صبر کے لئے دُعاء بھی نہ مانگے،دعاء عفو عافیت کی مانگتا رہے لیکن ناموافق حالات آنے کی بنا پر صبر وشکر کرکے زندگی کامیاب بنائے ۔

اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے محبت کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾

سے لَکُمْ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ کَثِیْرَۃٌ مِّنْھَا تَاْکُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ تک

(الزخرف ۴۳: ۶۷ تا ۷۳)

ترجمہ: تمام (دنیاوی) دوست قیامت کے روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے،سوائے خدا سے ڈرنے والوں کے (اور مؤمنین کے لئے اللہ کی طرف سے ندا ہوگی کہ اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہونگے یعنی وہ بندے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور ہمارے فرمانبردار تھے،تم اور تمہاری (ایماندار) بیویاں خوشی خوشی

جنت میں داخل ہوجاؤ،ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جائیں گے،اور وہاں وہ چیزیں ملے گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی،اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے اور (ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنادیئے گئے،اپنے (نیک) اعمال کے عوض میں (اور) تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھاتے رہو گے ۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے،میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ تاکہ میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں جس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا ۔ (ترغیب)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! ایمان کی کڑیوں میں سے کونسی کڑی مضبوط ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں،مجھے معلوم نہیں،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے مدد کرنا،اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی کرنا ۔ (بیہقی)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کے لئے تعلق رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت فرمائیں گے ۔ (احمد)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص اللہ ہی کے لئے محبت رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جمع کریں گے اور فرمائیں گے یہ سب میرے لئے ہی محبت کرتے تھے ۔ (بیہقی)

حدیث: ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدمتِ

اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا، اور دریافت فرمایا کہ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا: تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا کچھ بڑی تیاری نہیں کی، لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز تمہارا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن کے ساتھ تمہیں محبت تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جواب سے بے حد خوش ہوئے۔ (بخاری شریف)

مذکورہ حدیثوں سے ثابت ہوا کہ تعلق صرف اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے، ذاتی مفاد کے لئے نہ ہونا چاہئے، آج کل ذاتی مفاد کے تعلقات جلدی ٹوٹ جاتے ہیں، سالوں پرانے تعلقات معمولی بات پر ٹوٹ جاتے ہیں، انسان اسلامی اخلاق سے دور ہو کر اللہ کی مدد کے بدلے اپنے لئے مصیبتوں کا دروازہ کھول رہا ہے، اللہ کی رحمت سے دور ہونے کے اسباب پیدا کر رہا ہے۔

جو تعلقات رشتہ دار یا پرایوں کے ساتھ اللہ کے لئے ہوں گے وہی قائم و دائم رہیں گے اور قیامت میں بھی کام آئیں گے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، جو لوگ میری رضاء کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں، آپس میں اُٹھنا، بیٹھنا رکھتے ہیں، باہم ملاقات کرتے ہیں، میری رضاء کے لئے ایک دوسرے پر روپیہ، پیسہ خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت لازم ہوگئی۔ (مؤطا مالک)

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء، لیکن روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں جو مقام و مرتبہ حاصل ہوگا اس پر انبیاء بھی رشک کریں گے اور شہداء بھی رشک کریں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں وہ کون لوگ

ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسی قوم ہیں جو اللہ کی رضاء کے لئے رشتہ داری کے بغیر آپس میں محبت کریں گے نہ کہ مال و دولت کے لینے دینے کی، خاطر خدا کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں پر) رونق افروز ہوں گے اور جب (روز قیامت لوگ خوف کھا رہے ہوں گے، تو ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا، اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان کو کوئی غم نہیں ہوگا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ (یونس ۱۰: ۶۲)

(سن لو اللہ کے دوستوں پر نہ تو کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمزدہ ہوں گے)

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ ایسی اقوام کو (قبروں سے) اُٹھائیں گے، جن کے نورانی چہرے ہوں گے، لؤلؤ کے منبروں پر بٹھائے جائیں گے، ان پر لوگ رشک کرتے ہوں گے، حالانکہ نہ تو وہ انبیاء ہوں گے، نہ شہداء، تو ایک دیہاتی شخص اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے ان کی وضاحت کریں تا کہ ہم ان کو پہچان سکیں (کہ یہ کون سے اعمال کرتے تھے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ لوگ آپس میں صرف اللہ کی خاطر محبت کرتے ہوں گے، اگرچہ مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں کے ہوں گے، اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہوں گے، اور اسی کی یاد کرتے ہوں گے۔ (طبرانی باسناد حسن، رحمت کے خزانے)

حدیث: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رضاء کے خاطر محبت رکھنے والے اس دن عرش کے سایہ تلے ہوں گے جس دن عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان لوگوں پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

* قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا اور اس کی عبادت بھی قبول نہیں ہوگی *

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کی رات میں مسلمانوں کے اعمال اللہ کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں، تو قطع رحمی کرنے والے کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔ (امام احمد)

حدیث: آنحضور ﷺ نے فرمایا: رات کا چوتھائی حصہ گذرنے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات میں اتنے بندوں کو نجات دیتا ہے جتنے قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔

لیکن چھ قسم کے آدمی ایسے ہیں، جن کو اس رحمت و مغفرت والی رات میں بھی محروم کر دیا جاتا ہے: (۱) مشرک (۲) شرابی (۳) والدین کا نافرمان (۴) قاطع رحم یعنی رشتوں کو توڑنے والا (۵) چغل خور (۶) ٹخنوں کے نیچے پاجامہ لٹکانے والا۔

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشتہ داروں سے قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۵ کتاب الادب، باب اثم القاطع، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم باہم بغض و عداوت نہ رکھو، حسد نہ کرو، غیبتیں نہ کرو اور ایک اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترکِ سلام و کلام کرے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۵ کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الفاسد والتباغض، والتدابر، قدیمی کتب خانہ)

انسان کمزور ہے، حالات سے خوشی یا غمی ہوتی ہے، طبیعت کے موافق کاموں سے

خوش ہو کر دعائیں دیتا ہے، غمی، رنج و دکھ کسی سے پہنچتا ہے تو بددعاء یا اپنے اعمال سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! تو خوش ہو تو میں جان لیتا ہوں اور ناراض ہوتی ہو تب بھی جان لیتا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کس طرح؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: خوش ہو تو کہتی ہو "لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ (ﷺ)" "محمد ﷺ کے رب کی قسم اور ناراض ہو تو کہتی ہو " لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ " حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، اللہ کے رسول ﷺ آپ کا نام ہمیشہ دل میں ہے، نکلتا نہیں، کبھی زبان پر اس طرح نکل جاتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۸۷، کتاب النکاح، باب غیرۃ النساء ووجدھن، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

بیمار کی عیادت

حدیث: حضرت ام العلیٰ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے رسول ﷺ تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا "آپ کو خوش خبری و مبارک بادی ہو، بیماری مسلمانوں کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتی ہے، جس طرح سے بھٹی (آگ) لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۸۴، کتاب الجنائز، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو ایک رات کے لئے (بھی) بخار چڑھا مگر اس نے صبر کیا اور اس کی وجہ سے اللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل آیا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو (اور اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو)۔ (کتاب الرضا ابن ابی الدنیا، رحمت کے خزانے)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں آ کر کسی بندے کے سر میں درد ہوا اور اس نے صبر کیا تو ایسے بندہ کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے سر کا درد اور وہ کانٹا جو اس کو چبھتا ہے یا وہ چیز جو اس کو ایذاء پہنچاتی ہے، اللہ اس کے بدلہ میں روزِ قیامت اس کا درجہ بلند کریں گے اور اس کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنائیں گے۔

(کتاب المرض والکفارات لابن ابی الدنیا، باسنادہ جید رجالہ ثقات، رحمت کے خزانے)

حدیث: حضرت ابو اُمامہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ گناہوں سے پاک صاف کر دیتے ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام ؓ ایک رات کے بخار کو گذشتہ گناہوں کا کفارہ سمجھتے تھے۔ (ابن ابی الدنیا، رحمت کے خزانے)

مریض کی عیادت کے لئے جانے کے فضائل

حدیث: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے ایک منادی آسمان سے نداء کرتا ہے تو نے اچھا کیا تیرا چلنا مبارک ہو تو نے جنت میں اپنا محل بنایا ہے۔

(ابن ماجہ، ص: ۱۰۴، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بیمار بھائی کی بیماری میں عیادت کرتا ہے تو واپس ہونے تک وہ (جنت کے پھلوں کے چننے) میں مصروف رہتا ہے، صحابہ کرام ؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ خرفۃ الجنۃ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: پھلوں کا چننا۔

(صحیح مسلم ج ۲، ص ۳۱۷، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ جناب سید دو عالم رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اپنے بھائی (مسلمان) کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت میں چل رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے پس جب وہ بیٹھتا ہے اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اور وہ شخص جو شام کے وقت مریض کی عیادت کرتا ہے، تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کیلئے صبح تک بخشش کی دُعاء کرتے رہتے ہیں اور جو مریض کے پاس صبح کے وقت (عیادت کیلئے) آتا ہے، اس کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے بخشش کی دُعاء کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، ص: ۱۰۴، ابواب ماجاء فی الجنائز، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو وہ شخص رحمت میں داخل ہو جاتا ہے، اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے، تو اللہ کی رحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے۔ (مالک)

حدیث: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کیا اور محض اللہ کی رضاء کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی، اس کو ۷۰ ستّر سال (کی مسافت کے برابر) دوزخ سے دور کر دیا جائے گا۔ (سنن ابی داوٗد جلد ۲، ص ۸۵، کتاب الجنائز، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

حدیث: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو مریض کے پاس جائے تو اس کو کہہ کہ وہ تیرے لئے دُعاء کرے کیونکہ

اس کی دعاء فرشتوں کی دعاء کی طرح ہے (جو رد نہیں ہوگی)۔

(ابن ماجہ ص: ۱۰۴، ابواب ماجاء فی الجنائز، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث قدسی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا یا رب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا، حالانکہ آپ رب العٰلمین ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس سے جا کر عیادت نہ کی، تجھ معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے حاصل کرتا۔

(صحیح مسلم ج ۲، ص ۳۱۸، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی بیماری میں ۴۰ر چالیس مرتبہ یہ دعا پڑھی: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ (الانبیاء ۲۱:۸۷)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو تمام عیبوں سے پاک ہے بیشک میں ظالمین میں سے ہوں۔

پھر اسی بیماری میں وفات ہوگئی تو اُسے شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اگر صحتیاب ہوگیا تو وہ تمام گناہوں سے پاک صاف ہو جائے گا۔ (حاکم)

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے اللہ! جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جائے اس کو کیا ثواب ملے گا؟ حکم ہوا۔ اے موسیٰ! میں ایسے شخص کے لئے دو فرشتے مقرر کر دوں گا جو قیامت تک اُس کی دیکھ بھال کریں گے۔

(نور الصدور فی شرح القبور)

کسی مسلمان بھائی کی قدر کرنا

کسی مسلمان کا کوئی ضروری کام کر دینا، یا اس کے کسی کام میں مدد کرنا، یا اس کی کوئی پریشانی دور کر دینا بھی ایسا عمل ہے، جس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اجر و ثواب کے وعدے فرمائے ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام میں (مدد میں) لگا ہوا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے کام میں لگ جاتا ہے اور جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی کوئی پریشانی یا تکلیف دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدل میں اس سے قیامت کی پریشانیوں کو دور فرما دیں گے۔

(سنن ابو داؤد جلد ۲، ص ۳۲۸، کتاب الأدب، باب فی المعونۃ للمسلم، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

- ★ کسی کو راستہ بتا دینا، کسی کا سامان اُٹھانے میں اس کی مدد کرنا مطلب یہ کہ خدمت خلق کے تمام کام اس حدیث کی فضیلت میں شامل ہیں، جو لوگ دوسروں کے نزدیک حقیر و ذلیل ہیں، اللہ کے نزدیک وہ لوگ خوب ہی فضیلت والے لوگ ہیں۔
- ★ حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ (ترمذی)
- ★ اسی لئے خدمت خلق کا چھوٹا، بڑا کام کرنے کا موقع تلاش کرتے رہنا چاہئے، اس سے انسان کی نیکیوں میں بے حد زیادتی ہوتی ہے، اسی طرح اگر کسی شخص پر ظلم ہو رہا ہو تو اسے جہاں تک ہو سکے ظلم سے بچانے کی کوشش کرنا ہر مسلمان کے ذمہ فرض ہے۔
- ★ ایک حدیث شریف میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی

ہے، وہ نہ تو اُسے بے مدد چھوڑتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے، نہ اس سے وعدہ خلافی کرتا ہے اور نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۴، ابو البرّ والصلۃ، باب ماجاء فی شفقۃ المسلم علی المسلم، ایچ۔ ایم سعید کمپنی)

★ ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا نور موجود ہے، وہ ہر حالت میں عزت واحترام کے لائق ہے، اس وجہ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ راحت و آرام پہنچانے کی فکر کریں، حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی پریشان حال شخص کی مدد کی، تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ۷۳ رتہتر مغفرتیں لکھ دیں گے، اس میں سے ایک مغفرت کے ذریعہ سے اس کے سارے کام بن جائیں گے، اور ۷۲ ربہتر مغفرتیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کے لئے ہوں گی، ہر ایک کا حق ادا کریں، اخلاق اچھے بناویں، حسد، کینہ، عداوت، غیبت، جھوٹ اور بدگوئی، فساد، جھگڑے سے خوب بچیں۔ (رحمت کے خزانے/ ۲۴۶)

پچھتّر ہزار فرشتوں کی دُعائیں

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چلا اور اس کو پورا کردیا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے پچھتّر ہزار فرشتے مقرر کردیں گے، جو اس کے لئے رحمت کی درخواست اور دُعاء کریں گے، اگر صبح کو یہ عمل کرے گا تو یہ فرشتے شام تک ایسا کریں گے، اور اگر شام کو کرے گا تو صبح تک ایسا کریں گے، اور یہ شخص جو قدم بھی اُٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک گناہ معاف کریں گے اور ایک درجہ بلند کریں گے، اور ابوالشیخ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی بندے کی ضرورت میں مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے، جب (لوگوں کے) قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ (یعنی میدان محشر میں)

(کتاب الثواب ابوالشیخ ابن حبان باسنادہ، رحمت کے خزانے/ ۴۹۲)

مسلمانوں کے آپس میں حقوق

حدیث: حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بیمار کی مزاج پرسی، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کا جواب دینے، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو عام کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۹۱۹، کتاب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہے۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔

(بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۶۶، کتاب الجنائز، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

مسلمان کا عیب چھپانے کا ثواب

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ کسی بندے کے عیوب کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کریں گے۔ (مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۲۲، کتاب البر، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی شخص میں کوئی عیب دیکھا، اور اس کو چھپایا، تو اس کو ایسا ثواب ملے گا گویا اس نے مردہ لڑکی کو زندہ کیا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۳۲۲، کتاب الادب، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کے پیچھے نہ پڑو کسی کے عیوب کی تلاش نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے پیچھے ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کریں گے۔

حدیث: حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بدترین سُود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو پر حملہ کرے اس لئے کہ ناحق کسی مسلمان کو گالیاں دینا، غیبت کرنا، تہمت لگانا اور چغل خوری کرنے کو سب سے بدترین سُود کہا گیا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۲۱، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے تکلیف پہنچائیں گے اور جو مسلمان کی ناحق خلاف ورزی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی خلاف ورزی کریں گے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے بچایا تو وہ جنت میں جائے گا۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۶۶، ابواب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ایچ۔ ایم سعید)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُود کے ۷۰ ستّر سے بھی زیادہ گناہ اور درجات ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سُود اتنا زبردست گناہ ہے کہ اس کے اندر بے شمار خرابیاں ہیں اور بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے اور اس کا ادنیٰ گناہ ایسا ہے، العیاذ باللہ، جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھے، سود پر اتنی سخت وعید آئی ہے کہ ایسی وعید اور کسی گناہ پر نہیں آئی پھر حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بدترین سُود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو پر حملہ کرے، کتنی سخت وعید بیان فرمائی۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۲۱، ایضاً)

محتاج کو کپڑا پہنانے کا ثواب

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے کسی مسلمان کو ایک کپڑا پہنایا، تو وہ شخص اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا، جب تک اس کپڑے کا کوئی حصہ بھی اس آدمی کے بدن پر باقی رہے گا۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایک کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتے رہیں گے جب تک اس شخص پر اس کپڑے میں سے ایک دھاگہ یا سوت بھی باقی رہے گا۔

(حاکم وقال صحیح الاسناد)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنادے (اس کے پاس کپڑا نہ ہونے کے وقت) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے، اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کھانا کھلایا بھوک کے وقت اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے کھلائیں گے، اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پیاس کے وقت پانی پلایا، اللہ تعالیٰ اس کو ”رحیق مختوم“ سے سیراب کریں گے۔

فائدہ: ”رحیق مختوم“ سر سبز خالص شراب ہوگی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔

(تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

* نیا کپڑا پہنتے وقت دعاء پڑھنے اور پُرانا کپڑا صدقہ کرنیکا انعام *

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے نیا کپڑا پہنا، اور یہ دُعاء مانگی اس کے سارے گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے، دعاء یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ط

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری طاقت وقوت کے یہ مجھ کو عطاء فرمایا۔

(سنن دارمی ج ۳ ص ۱۷۶۱، کتاب الاستیذان، باب مایقول اذا لبس ثوباً، رقم الحدیث، ۲۷۳۲، دارُ النّشر)

حدیث: حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا زیب تن فرمایا اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ'' دعاء پڑھی، پھر فرمایا: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے نیا کپڑا پہنا، پھر اس نے یہ دعاء پڑھی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ط

(ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ساتھ میں اپنے تن کو چھپا رہا ہوں، اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورتی اپنا رہا ہوں) پھر اس نے اپنے پُرانے کپڑے کو صدقہ کردیا تو وہ اللہ کی جناب میں گیا اور اللہ کی حفاظت میں آگیا اور اللہ

کی پردہ پوشی میں آگیا زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔

(جامع ترمذی/ابواب الدعوات، رقم الحدیث: ۳۵۶۰)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے نیا کپڑا خریدا، اور اس کو پہن کر اللہ کی حمد وثنا کی، تو وہ کپڑے اس کی رانوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، بیہقی)

حدیث: حضرت ابومحروم حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمدہ لباس بطور تواضع کے چھوڑا، جبکہ وہ اس کے پہننے کی قدرت رکھتا تھا، اس کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، حتی کہ اس کو اختیار دیں گے کہ وہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جس کو چاہے زیب تن کرلے۔

حدیث: حضرت ابواُمامہ ابن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لباس میں سادگی ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

* پیاسے کو پانی پلانے اور بھوکے کو کھانا کھلانے کا ثواب *

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو اتنا کھلایا کہ سیر کردیا، اور اتنا پانی پلایا کہ سیراب کردیا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کردیں گے، (ان میں سے) ہر ایک خندق کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہوگا۔ (طبرانی، ابوالشیخ، حاکم)

کنزُ العمّال کی روایت میں ہر خندق کا فاصلہ ''سات سو سال میں طے ہوگا'' بیان فرمایا ہے۔ (فضائل صدقات/۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ فقراء کی جان پہچان کثرت سے رکھا کرو، اور ان کے او پر احسانات کیا کرو، ان کے پاس بڑی دولت ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دولت کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اُن سے قیامت کے دن کہا جائے گا جس نے تمہیں کوئی ٹکڑا کھلایا ہو، یا پانی پلایا ہو، یا کپڑا دیا ہو، اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچا دو۔

(فضائل صدقات/ ۷۶)

حدیث: ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی ایسے جاندار کو جو بھوکا ہو کھانا کھلائے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت کے بہترین کھانوں میں سے کھانا کھلائیں گے۔

(فضائل صدقات/ ۷۶)

حدیث: ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی دنیاوی حاجت پوری کرتا ہے، حق تعالیٰ شانہٗ اس کی ۷۲ بہتر حاجتیں پوری کرتے ہیں، جن میں سے سب سے ہلکی حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (کنز العمال، فضائل صدقات/ ۷۷)

یعنی اور حاجتیں مغفرت سے بڑھ کر ہیں۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے صدقہ کے ساتھ اپنا بچاؤ اور اپنی حفاظت کرو چاہے کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، کہ وہ بھی جہنم کی آگ سے حفاظت کا سبب ہے۔ (فضائل صدقات/ ۷۸)

مؤمنین ومسلمانوں کو سلام کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ (النساء ۴:۸۶)

ترجمہ: اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کرو یا، ویسے ہی الفاظ کہہ دیا کرو، جو اسے کہے بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں نہیں داخل ہوسکو گے، جب تک کہ ایمان نہ لاؤ، اور ایماندار نہیں بنو گے، جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو، کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو، آپس میں سلام کو عام کرو، اور آپس میں کھانا کھلاؤ۔

(صحیح مسلم ج ۱، ۵۴، کتاب الایمان، باب بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المؤمنون، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا، بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینک والے کی چھینک کا جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کو عام کرنا، قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا۔ (بخاری)

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کے قریب ترین وہ شخص ہے، جو لوگوں کو پہلے سلام کہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۶۰، کتاب الأدب، باب فضل من بدأ بالسلام، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں، اور مصافحہ کرتے ہیں، تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۶۱، باب فی المصافحہ ایضاً)

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو۲ مسلمان جب آپس

میں ملتے ہیں، اور مصافحہ کرتے ہیں، اور مصافحہ کی حالت میں اللہ کی حمد وثنا کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کے لئے استغفار کرتے ہیں، تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے ان کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد ۲/ ۳۶۱، ایضاً)

حدیث: حضرت حذیفہ ابن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو۲ مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں، اور مصافحہ کے وقت ہاتھ پکڑتے ہیں، تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں، جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکمل سلام یہ ہے کہ مصافحہ کے لئے ہاتھ ملائے۔

(جامع ترمذی ج ۲ص ۱۰۲، ابواب الاستیذان والاٰداب، باب ماجاء فی المصافحہ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ''السلام علیکم'' کہا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا نبی ﷺ نے فرمایا اس کے لئے دس نیکیاں ثابت ہوگئیں، پھر دوسرا شخص آیا اس نے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہا آپ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا، چنانچہ وہ بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: بیس نیکیاں ثابت ہوگئیں پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: اس کے لئے تیس نیکیاں ثابت ہوگئیں۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۵۹، باب اِفشاء السلام، ایضاً)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو ان پر سلام کہو، یہ سلام کہنا تیرے اور

تیرے گھر والوں کے لئے برکات کا باعث ہوگا۔

(جامع ترمذی ج ۲ص ۹۹، ابواب الاستیذان والاداب، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

حدیث: حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے (۱) ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے نکلا، وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو موت دیدے اور جنت میں داخل کر دے یا اس کو زندہ سلامت اجر وثواب اور غنیمت دیکر واپس لوٹا دے (۲) وہ شخص جو مسجد کی طرف (نماز وغیرہ کے لئے) چلا وہ بھی اللہ کی ذمہ داری میں ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو موت دیکر جنت میں داخل کر دے یا اجر وثواب دیکر جنت میں داخل کر دے یا اجر وثواب دیکر واپس لوٹا دے (۳) وہ آدمی جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہو وہ بھی اللہ عزوجل کی ذمہ داری (حفاظت) میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن حبان)

* میت کو نہلانے، کفنانے، قبر کھودنے اور تعزیت کا ثواب *

حدیث: حضرت ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے غلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص میت کو غسل دے، اور اس کی پردہ پوشی کرے، اللہ اس کو چالیس بار معاف فرماتے ہیں۔

اور جس نے میت کو کفن دیا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سُندس اور استبرق کا لباس پہنائیں گے، اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی (یا کھدوائی) اور اس میں میت کو چھپا دیا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسا اجر لکھیں گے، جیسا کہ اس نے کوئی گھر بنایا ہو، اور اس میں (میت کو یا کسی زندہ کو) قیامت تک جگہ دی ہو۔ (طبرانی، حاکم، مسلم)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میت کو غسل دیا، کفنایا، جنازہ اُٹھایا، اس کی نماز جنازہ پڑھی، اور (اگر) اس کا کوئی عیب دیکھا، تو اس کی پردہ پوشی کی، وہ شخص اپنے گناہوں سے اس طرح سے پاک ہوجائے گا، کہ اس کو اس کی ماں نے (ابھی) جنا ہو۔

(ابن ماجہ، ص: ۱۰۵، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی غسل المیت۔ قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی جنازہ کے ساتھ گیا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی، اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا، اور جو شخص دفن تک حاضر رہا، تو اس کو دو۲ قیراط ثواب ملے گا، دریافت کیا گیا کہ دو۲ قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو۲ بڑے پہاڑوں کے مانند۔

(جامع ترمذی ج۲، ص۹۵، کتاب الجنائز، باب فضل الصلوٰۃ علی الجنائز، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسی عورت کو تسلی دلائے کہ جس کا بچہ فوت ہوگیا ہے، تو اُسے جنت میں داخل کیا جائے گا اور جنتی چادر (لباس) پہنائی جائے گی۔ (ترمذی شریف)

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دلائی تو اُسے بھی اس مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

پڑوسی کے حقوق

وقال اللہ تعالیٰ: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى سے

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط تک (النساء ۴: ۳۶)

ترجمہ: اور خدا کی ہی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ، اور ماں باپ اور قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقاء پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والے) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو کوئی ایذاء اور تکلیف نہ دے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۵۴، کتاب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ تم زنا کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کہا ہے اور قیامت تک حرام رہے گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ۱۰/دس عورتوں سے زنا کرے وہ آسان ہے اس سے کہ پڑوس کی عورت سے زنا کرے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے چوری کے متعلق سوال کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے چوری کو حرام کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی ۱۰/دس گھر میں چوری کرے وہ عذاب وسزا میں ہلکی ہے بمقابل اس کے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے گھر میں چوری کرے۔ (طبرانی، کبیر)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہے، اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہے، سوال کیا گیا یارسول اللہ کون مؤمن نہیں ہے؟ فرمایا: وہ شخص کہ اس کے پڑوسی اسکی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔ (بخاری شریف جلد ۲، ص ۸۸۹، کتاب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل و مکمل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ جو کام یا حالت اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے پڑوسی بھائی کیلئے بھی پسند کرے۔

(صحیح مسلم: ۵۰، کتاب الایمان باب الدلیل علی أن من خصال الإیمان، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں نے فلاں محلہ میں قیام کیا ہے لیکن میرے پڑوسی ہیں، وہ مجھے خوب تکلیف پہنچاتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا کہ جلدی سے مسجد میں آؤ اور صاف صاف اعلان کردو، کہ خبردار! چالیس گھر تک پڑوسی کا حق ہے اور وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا جس کی شرارت سے پڑوسی امن میں نہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پڑوسی کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی، اور جو شخص پڑوسی کے ساتھ لڑائی کرتا ہے تو (وہ گویا کہ) میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے، اور جو میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے، تو (وہ گویا کہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کرتا ہے۔ (ابن حبان)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے (قیامت کے دن) دو جھگڑنے والوں کے درمیان فیصلہ ہوگا وہ دونوں پڑوسی ہوں گے۔ (طبرانی)

بُرے کام چھوڑنے کا ثواب

حدیث: حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب پینا چھوڑ دیتا ہے میں اس کو ”خظیرۃ القدس“ کی شراب پلاؤں گا۔ (احمد)

”حظیرۃ القدس“، جنت کی ایک خاص شراب ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے قدرت کے باوجود صرف میری رضا کے لئے شراب (پینا) چھوڑ دی، اُسے ”حظیرۃ القدس“ میں (شراب) پلاؤں گا۔ (بزار)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی، اس کے لئے میں جنت کا ضامن ہوں۔ (حاکم)

غصہ پینے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳۴“ (الیٰ قولہ) اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۱۳۶ (آل عمران ۳: ۱۳۴)

ترجمہ: اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے، اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں سے محبت رکھتا ہے۔

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان آگ سے بنا ہے، آگ کو پانی ٹھنڈا کرسکتا ہے، اس لئے جب غصہ آئے تو پانی پی لو۔ (سنن ابی داوٗد)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے کسی مسلمان کی ذلّت کے وقت مدد کی، اللہ تعالیٰ اس کی ایسے وقت مدد فرمائیں گے جب اس کو مدد کی ضرورت ہوگی۔ (یعنی میدان محشر میں)

(سنن ابی داوٗد جلد ۲ ص ۳۲۸، کتاب الأدب، باب فی المعونة للمسلم، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے اس عمل کے متعلق پوچھا گیا جو لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں لے جائے گا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنا، اور حسن خلق سے زندگی گذارنا، پھر آپ سے پوچھا گیا کہ دوزخ میں زیادہ تر کون سا عمل لوگوں کو داخل کرے گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”منہ اور شرمگاہ“ (منہ یعنی زبان کو قابو میں رکھنا، اور شرمگاہ کو ناجائز جگہ سے محفوظ رکھنا، جنت میں داخل کرے گا، جو ان دونوں کی حفاظت نہیں کرے گا، زبان سے بد اخلاقی اور شرمگاہ سے جرائم کرے گا، وہ دوزخ میں جائے گا، اگر مسلمان ہوگا تو سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوگا، اگر کافر ہوگا تو اسکے دوزخ کے عذاب میں اور اضافہ ہوجائے گا)۔ (ترمذی)

حدیث: ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے میں جنت میں چلا جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کرو، جنت حاصل ہوگی۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر کے حساب سے بڑا گھونٹ غصہ پینے کا ہے جس کو بندہ نے اللہ جل شانہ کی رضا کے لئے پیا ہو۔ (ابن ماجہ، ص: ۳۰۹، ابواب الزہد، باب الحلم، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ کونسا عمل ایسا ہے؟ جس سے اللہ کی ناراضگی دور ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ کو پی جانا۔ (احمد، ابن حبان)

حدیث: حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے غصہ پی لیا، حالانکہ وہ اس پر قادر تھا، کہ اس کو نکال سکے، اللہ تعالیٰ (روز قیامت) سب مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتی کہ اس کو حورعین میں سے اختیار دیں گے وہ جس کو چاہے لے لے۔

(سنن ابی داوٗد ج ۲ ص ۳۱۱، کتاب الادب، باب من کظم غیظاً، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ دور کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب غصہ آئے تب بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو سو جائے تو غصہ دور ہوجائے گا۔ (سنن ابی داوٗد ۲/ ۳۱۱، ایضاً)

حدیث: حضرت سلمان ابن ثمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ کے وقت ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط“ پڑھنے سے غصہ دور ہوجاتا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۰۳، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، قدیمی کتب خانہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

باب ۱۰

حجاب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ (الاحزاب ۳۳:۵۳)

ترجمہ: اور جب تم مانگنے جاؤ (نبی ﷺ) کی بیبیوں سے کچھ چیز کام کی تو مانگ لو پردے کے پیچھے سے۔

فائدہ: اس آیت میں سبب نزول کے خاص واقعہ کی بنا پر بیان اور تعبیر میں خاص ازواج مطہرات کا ذکر ہے، مگر حکم پوری امت کیلئے عام ہے، خلاصہ حکم کا یہ ہے کہ عورتوں سے اگر دوسرے مردوں کو کوئی استعمالی چیز برتن وغیرہ لینا ضروری ہو تو سامنے آ کر نہ لیں بلکہ پردہ کے پیچھے سے مانگیں اور فرمایا کہ یہ پردہ کا حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے دلوں کو نفسانی وساوس سے پاک رکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ (معارف القرآن)

* جب حیاء چلی جاتی ہے تو ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے *

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء اور ایمان دونوں کو یکجا کیا گیا ہے، جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھ جاتا ہے۔ (حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری ومسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر یا ۹۰/نوے سے کچھ اوپر درجات ہیں، ان میں سے افضل درجہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہنا ہے، اور ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۷، کتاب الایمان، باب میان عدد شعبان، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فحش جس چیز میں بھی ہوتا ہے، اس کو بدنما بنا دیتا ہے، اور حیا جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو خوشنما بنا دیتی ہے۔ (ابن ماجہ، ص: ۳۰۸، ابواب الزہد، الحیا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جو چیز امت میں سے اُٹھالی جائے گی وہ حیا اور امانت داری ہے، اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرتے رہو۔ (یعنی دعاء میں حیا۔ امانت داری مانگتے رہو) (بیہقی)

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حیاء اور ستر (عیب چھپانا) کو خوب پسند فرماتے ہیں۔ (مُسند احمد)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دین کی ایک طبعی خصلت ہے اور اسلام کی طبعی خصلت حیا ہے۔ (ابن ماجہ ص: ۳۰۸، ایضاً)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جو کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے، ایک دیّوث، دوسرا شرابی اور تیسرا عورتوں کی نقل اُتارنے والا لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! شراب کے عادی کو تو ہم سمجھ گئے، لیکن ''دیّوث'' کون شخص ہے؟ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: دیوث وہ بے حیاء انسان ہے جسے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس کی بیوی کے پاس کون شخص آتا ہے، کون جاتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابی بن ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے عرض کیا کہ ایک عورت مردوں جیسا جوڑا (کپڑے) پہنتی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے کہ جو مردوں کی وضع قطع اختیار کرتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد ۲، ص ۲۱۲، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخص ہیں جو کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

ایک والدین کا نافرمان، دوسرا دیّوث اور تیسری وہ عورت جو مردوں کی وضع قطع اختیار کرے۔ (حاکم، بیہقی)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں آسمان سے گر کر دو ٹکڑے ہو جاؤں، اس بات سے کہ میں کسی کا ستر دیکھوں یا کوئی میرا ستر دیکھے۔ (مبسوطِ سرخسی)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا، بدنظری ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جس نے اس کو میرے خوف کے خاطر ترک کیا میں اس کے بدلہ میں ایسا ایمان عطاء کروں گا جس کی وہ اپنے دل میں مٹھاس پائے گا۔ (طبرانی، حاکم)

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دیدو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں:

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو، (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نظر کی حفاظت کرو، (۶) اپنے ہاتھوں کو (ناجائز کام کرنے سے) روکو۔

(احمد، ابن حبان، حاکم)

پردہ کا حکم

آج کل بے پردگی بڑھتی جارہی ہے، اور اس منکر سے بچنے کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ جب ہم لوگ تھوڑا سا گوشت خریدتے ہیں، اس کو چھپا کر لے جاتے ہیں کہ اس کو چیل وغیرہ اُٹھا کر نہ لے جائے، اسی طرح ایک سو روپیہ کا نوٹ جیبِ خاص میں چھپا کر رکھتے ہیں، تاکہ کوئی جیب نہ کاٹے اور روٹی کو چھپا کر رکھتے ہیں جس کو کوئی چوہا نہ لے جائے لیکن عورت جس میں خود ہی اُڑنے کی صلاحیت ہے، اس کو ہم کھلی رکھ چھوڑتے ہیں، معاشرہ کے عقلمند لوگ ذرا سوچیں کہ کیا عورت کی قیمت ایک گوشت کا ٹکڑا، ایک سو روپیہ کے نوٹ یا ایک روٹی سے بھی کم ہے؟ کتنی بے حیائی کی بات ہے ہم اس پر فخر کرتے ہیں، کہ ہم وقت کے ساتھ چلتے ہیں اور اپنے آپ کو ترقی یافتہ کہلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ
ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ (الاحزاب ۳۳:۵۳)

یہ حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہوا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ساتھ بات کرنا یا کچھ پوچھنا چاہتے ہوں، تو اُنہیں پردہ کے پیچھے سے ہی پوچھنا چاہئے، اس جگہ یہ بات قابل نظر ہے، کہ یہ پردے کے احکام جن عورتوں اور مردوں کو دیئے گئے ہیں، اُن میں عورتیں تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہیں، جنکے دلوں کو پاک صاف رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے، جس کا ذکر پہلی آیت ”لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ،، (الاحزاب ۳۳:۳۳) میں مفصل مذکور ہے، دوسری طرف جو مرد مخاطب ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ہیں، جن میں بہت سے حضرات کا مقام فرشتوں سے بھی آگے ہے، لیکن ان سب امور کے ہوتے ہوئے ان کی طہارتِ قلب اور نفسانی وساوس سے بچنے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا، کہ مرد عورت کے درمیان پردہ کرایا جائے، آج کون ہے؟ جس کا نفس صحابۂ کرام کے نفوس سے زیادہ پاک ہو، اور اپنی عورتوں کے نفوس کو ازواج مطہرات کے نفوس سے زیادہ پاک ہونے کا دعویٰ کرسکے، اور یہ سمجھے کہ ہمارا اختلاط عورتوں کے ساتھ کسی خرابی کا موجب نہیں ہے؟ (ازمعارف القرآن: ۷/۸)

حدیث: حضرت ابن کثیر نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تمام آنکھیں رو رہی ہوں گی، مگر ان میں کچھ آنکھیں خوش ہوں گی، ایک وہ آنکھ جس کو محارم اللہ سے محفوظ رکھا گیا، اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستہ میں جاگنے کی صعوبت برداشت کی ہے، اور تیسری وہ آنکھ جس نے خشیت الٰہی سے آنسو بہایا ہے۔

حدیث: حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورت کو جان بوجھ کر یا انجانے میں دیکھنے والا ملعون ہے، اور وہ عورت جو بے پردہ ہو کر دکھائی دے رہی ہے وہ بھی ملعون ہے۔

اس پوری تفصیل کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھ میں آگئی ہوگی، کہ اللہ رب العٰلمین نے حفظِ ماتقدم کے طور پر جن بہت سی باتوں کا حکم دیا ہے، ان میں نگاہ بھی ہے، اور شہوت سے اجتناب بھی، اور مقصد یہ ہے کہ عفت وعصمت جو انسان کے لئے نیز پوری قوم اور ملک کے لئے ایک بیش قیمت موتی ہے، اس کی حفاظت کے تمام جائز طریقے برتنا ضروری اور انسانی فریضہ ہے، تاکہ انسانی سوسائٹی فتنہ وفساد کی آماجگاہ نہ بن سکے، اور ملک وشہر کا امن وامان خطرہ میں نہ پڑے۔

نزولِ حجاب

یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ اول اسلام میں پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا بلکہ ہجرت کے بعد پانچویں سال میں یہ حکم نازل ہوا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس کی بڑی فکر تھی، اور ان کی دلی خواہش تھی، کہ پردہ کا حکم نازل ہو، انہوں نے مختلف طور پر اپنی خواہش کا اظہار کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جن قلبی خواہشوں کو رب العزت نے شرفِ قبولیت بخشا ان میں سے ایک یہ حجاب کا مسئلہ بھی ہے اور ان کی اسی خواہش کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ
اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ (الاحزاب ۳۳: ۵۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں بغیر اجازت مت جاؤ۔

• • •

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

باب ۱۱

زناء

* زناء کے دینی و دنیوی نقصانات *

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ (بنی اسرائیل ۱۷: ۳۲، پارہ ۱۵)

ترجمہ: اور پاس نہ جاؤ بدکاری کے، وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے۔

زناء کے چھ نقصانات

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو زناء سے بچاؤ کیونکہ زناء میں چھ تباہیاں ہیں، تین دنیا کی، اور تین آخرت کی، دنیا کی (تباہیاں) تو یہ ہیں کہ چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، رزق میں تنگی آجاتی ہے اور بہت جلد (اعضائے بدن گھل کر) بے کار ہوجاتے ہیں، اور آخرت کی تین تباہیاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا، حساب بہت سختی سے ہوگا، اور ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہوگا، مگر جب اللہ چاہیں گے (زانی کو دوزخ سے نجات بخشیں گے)۔ (عشق مجازی کی تباہ کاریاں)

ہر اعضائے انسان کا زناء میں حصہ

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اعضائے انسان کا زناء میں کچھ نہ کچھ حصہ ہوتا ہے پس آنکھیں بھی زناء کرتی ہیں اور ان کا زناء دیکھنا ہے، اور ہاتھ بھی زناء کرتے ہیں، اور ان کا زناء پکڑنا ہے، اور پاؤں بھی زناء کرتے ہیں، اور ان کا زناء چلنا ہے، اور منہ بھی زناء کرتا ہے، اور اس کا زناء بوسہ دینا ہے، زناء کی بات کرنا ہے، اور دل کا خواہش کرنا اور تمنا کرنا ہے، اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے (زناء میں) مبتلا ہوتی ہے یا جھٹلا کر (باز رہتی) ہے۔

حدیث: حضرت ہیثم بن مالک طائی (تابعی) سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے اشاد فرمایا: شرک کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ آدمی کا کسی ایسے رحم میں نطفہ ڈالنا ہے جو اس کے لئے حلال نہ ہو (یعنی وہ عورت اس کی بیوی نہ ہو اور مرد اس سے زناء کرے)۔

حدیث: زناء نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح سوکھی لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے۔ (ترہیب)

حدیث: جو شخص اجنبی عورت سے زناء کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی قبر کی طرف جہنم کے ۷/سات دروازے کھول دیتے ہیں، ان ۷/سات دروازوں سے قیامت تک اس کی طرف سانپ اور بچھو آتے رہیں گے۔

حدیث: حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ زناء کار مرد اور عورتیں قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیں گے، کہ ان کی شرمگاہیں آگ سے جلتی ہوں گی، اور ان کی شرمگاہ کی بدبو سے پوری مخلوق (یہ زانی ہے) کہہ کر ان کو پہچانے گی، پہچان کرائیں گے، اور فرشتے

ان کو اوندھے منہ کھینچ کر لے جائیں گے، وہ جب دوزخ میں داخل ہوں گے تو اللہ ان کو لوہے کا بکتر پہنائے گا، اگر اس بکتر کی ایک کڑی اونچے پہاڑ پر رکھ دی جائے تو جل کر راکھ ہو جائے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ سے کہیں گے اس زناء کار کی آنکھوں کو لوہے کی کیلوں سے داغ دو، جس طرح یہ آنکھیں حرام کی طرف دیکھتی تھیں، اُن کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیر پہناؤ، جس طرح کہ یہ ہاتھ حرام کی طرف بڑھاتا تھا، اور ان کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پہناؤ، جس طرح کہ وہ حرام کی طرف چل کر جاتے تھے، زبانیہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرے گا، اس وقت زانی فریاد کرے گا، اے زبانیہ کی جماعت! ہم پر رحم کرو، عذاب میں آسانی اور ہلکا کرو، زبانیہ کہیں گے ہم تم پر کس طرح رحم کریں؟ رحمان تمہارے اوپر غضبناک ہے۔ (ترہیب)

حدیث: دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو حرام کی طرف نظر بھر کر دیکھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو جہنم کی چنگاریوں سے بھر دے گا، اور جو پرائی عورت سے زنا کاری کرے گا، تو آخرت میں اس کے بدن پر زنجیر کی کڑیاں گڑی ہوئی ہوں گی اور اس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بات نہیں فرمائیں گے اور سخت عذاب ہوگا۔ (ترہیب)

دیّوث جہنم میں جائے گا

حدیث: روایت میں ہے کہ جو شخص شادی شدہ عورت سے زناء کرے گا تو اس شخص کو اور عورت کو قبر میں سخت عذاب ہوگا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس عورت کا خاوند زناکار شخص کی ساری نیکیاں لے لیگا اور یہ اس (شوہر) کے سارے گناہ لے کر جہنم میں جائے گا یہ بات اُس وقت ہے جب کہ خاوند کو اپنی عورت کے زناء کا پتہ نہ

ہوا گر اس کو معلوم ہونے کے باوجود خاموش رہے گا تو جنت اس (خاوند) کے لئے حرام ہے۔ (ترہیب)

جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے کہ بیشک، میں بہشتِ بریں ہوں، دیوث پر حرام ہوں۔

دیُوث: وہ شخص ہے جو اپنے اہل وعیال کی بدکاری اور حرام کاری کو جان کر خاموش رہے، دیوث جنت میں داخل نہ ہوگا، ساتوں زمین و آسمان دیوث پر لعنت کرتے ہیں۔

جو لوگ اپنی بیوی، لڑکی، ماں، بہن وغیرہ عورتوں کو سنوار کر دوسری جگہ بھیجتے ہیں، اور وہ عورتیں وہاں نامحرم آدمیوں کو دیکھتی ہیں، تو وہ لوگ دیوث ہیں۔ غور کرو اور روکو۔

شرمگاہوں کی بدبو

حدیث: حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ (آنحضرت ﷺ) سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کو ایک خوشبو سنگھائی جائے گی، تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے جنت میں داخل ہوئے ہیں، ہم نے اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہیں سونگھی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ روزہ داروں کی خوشبو ہے۔

اور (اسی طرح) دوزخیوں کو بھی ایک بدبو سنگھائی جائے گی، تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے دوزخ میں داخل ہوئے ہیں، اس سے زیادہ بدبو بھی نہیں سونگھی، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بدکار زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی شرمناک چیز سے محفوظ رکھے)۔

دوزخیوں میں زانیوں کی بدحالی

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دو[۲] شخص (فرشتے) آئے ہیں وہ مجھے لے کر گئے اور میں ان کے ساتھ چلا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک موٹا کمرہ ہے جو تنور پر بنایا گیا ہے اس کے اوپر کا حصہ تنگ ہے اور نیچے کا کُھلا ہے، اس کے نیچے آگ جلائی جا رہی ہے اس میں مرد اور عورتیں ننگے ہیں، جب آگ بھڑکائی جاتی ہے یہ اوپر ہو جاتے ہیں، اور اس کمرہ کے باہر نکلنے کو ہوتے ہیں، اور جب دھیمی کی جاتی ہے، تو اس میں واپس گر جاتے ہیں، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ (اور ان کو کیوں عذاب دیا جا رہا ہے) انہوں نے کہا کہ یہ زنا کار (مرد عورتیں ہیں اور زنا کی سزا میں آگ میں جل رہے ہیں)۔ (بخاری، مسلم)

حدیث: معراج کی رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں تانبے کے بعض تنور دیکھے، اس تنور کے منہ تنگ تھے اور پیٹ بڑے، اس تنور میں بعض عورتیں سانپ اور بچھو کے ساتھ قید تھیں، وہ سانپ بچھو ان کو ڈستے تھے، ان کی شرمگاہوں سے خون اور پیپ بہتا تھا، سارے جہنمی ان کی شرمگاہوں کی بدبو سے پریشان ہو کر روتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ زناکار مرد اور عورتیں ہیں: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ مِنْ اَحْوَالِ اَهْلِ النَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور جہنمیوں کی حالت سے اور جبار کے غضب سے۔ (دوزخ کا کھٹکا)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی عورت یا لونڈی پر قدرت پائی اور اس سے گناہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو حرام کر دیتے ہیں، اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے، جس نے کسی عورت کو حرام نظر سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں دوزخ کی آگ بھر دیں گے، پھر اس کو آگ میں داخل کرنے کا حکم فرمائیں گے، اور جس نے کسی اجنبی عورت سے حرام کا مصافحہ کیا، وہ جب قیامت میں پیش ہوگا، اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے پھر اس کو دوزخ میں (لے جانے کا) حکم دیا جائے گا، اور جس شخص نے (اجنبی عورت سے) دل لگی کی اس کو ہر کلمہ کے بدلہ میں جو اس نے اس عورت سے بولا تھا، دنیا کے ہزار سال کے برابر (دوزخ میں) قید کیا جائے گا۔

اور جس عورت نے مرد کے ساتھ حرام پر اتفاق کیا اور مرد اس کے پاس گیا اس کا بوسہ لیا، یا اس سے مباشرت کی، یا اس سے دل لگی کی، یا زنا کیا، تو اس عورت پر بھی اتنا ہی گناہ ہے جتنا مرد پر ہے۔ (دوزخ کا کھٹکا)

شادی شدہ اور غیر شادی شدہ زانیوں کی سزا

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے زانی وزانیہ کی بابت حکم حاصل کر لو (ہاں) مجھ سے (ان کی بابت) حکم لے لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے، غیر شادی شدہ عورت اگر غیر شادی شدہ مرد سے زنا کرے، تو اس کو ۱۰۰/ سو دُرّے لگائے جائیں، اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیئے جائیں، اور شادی شدہ مرد اگر شادی شدہ عورت سے زناء

کرے،تو ۱۰۰/سو کوڑے مارے جائیں اور (دونوں کو) سنگ سار کر دیئے جائیں۔

(صحیح مسلم ج۲ص۶۵،کتاب الحدود،باب حد الزنا،قدیمی کتب خانہ پاکستان)

زِناء اور شریعتِ اسلامی

حدیث: زناء کا نقصان بہت واضح ہونے کے باوجود زانی دین کی پرواہ نہیں کرتے، نہ اس کی فضیلت کا شعور رکھتے ہیں، اور نہ ہی اس کے محرمات کو پہچانتے ہیں اور نہ آنکھوں کی خیانت جاننے والے اللہ کی عظمت کو قدر و منزلت کی نظروں سے دیکھتے ہیں، پس وہ چوپایوں کے مانند ہیں، نہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ابتر ہے۔

اسی سبب سے شریعت اسلامیہ نے زناء کے معاملے میں بے حد تشویش کا اظہار کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کتاب عزیز میں اسے بے حیائی کا کام اور بدترین نتائج کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے، زناء کے قریب مت جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُرا راستہ ہے۔

(سورۂ بنی اسرائیل آیت:۳۲)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پوجتے، اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی، ناحق نہیں مارتے، اور بدکاری نہیں کرتے، اور جو یہ کام کرے سزا پائے گا، قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائے گا، اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے۔ (سورۂ فرقان:۶۹،۷۰)

اس آیت کے ضمن میں واضح ہے کہ کسی نفس کا ناحق قتل کرنا اور زناء اُن جرائم میں سے ہے، جن کے لئے آگ کی دائمی سزا ہے، اور زناء کا مرتکب اپنے گناہ سے توبہ نہ کرے، تو زناء کے خلاف یہ زجر و توبیخ بہت کافی ہے، اور جسے یہ خیال ہو کہ زناء کی سزا

آسان ہے، اس لئے کہ حد قائم کرنے کے لئے زناء کا اثبات ناممکن ہے، پس اُسے اس بات کا تصور کرنا چاہئے کہ اگر وہ دنیا کے عذاب سے بچ گیا تو کیا ہوا قیامت کے دن وہ اپنے سامنے کئی گنا زیادہ ہمیشہ رہنے والا عذاب پائے گا۔

اسی سبب سے عہد نبوی ﷺ میں مؤمن قیامت کے دن اللہ کے دائمی عذاب سے نجات پانے کے لئے دنیوی سزا کو ترجیح دیتے تھے، اور انہیں نیک ہستیوں کا کہنا ہے کہ ایک خراب اور گھٹیا شہوت سے پرہیز کرو، جو فی الفور ختم ہو جاتی ہے، لیکن اس کی کم از کم سزا موت ہے۔

سخت ترین گناہ

حدیث: یہ بات اپنے علم میں رکھنا ضروری ہے کہ زناء بہت بڑا گناہ ہے، پھر اس کے کئی درجے ہیں، سب سے خطرناک کسی شخص کا اپنے محرم کے ساتھ زناء کرنا ہے، اور ایسا بہت ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے، اللہ حفاظت فرمائے۔ آمین!

اس کے بعد سخت ترین زناء انسان کا کسی شخص کی بیوی سے زناء کرنا ہے جس کے نطفوں اور نسب میں آمیزش ہو جاتی ہے پھر سخت ترین زناء اس عورت سے زناء کرنا ہے جو پڑوس کی ہو یا رشتہ دار ہو۔

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص حرام کو دیکھنے سے اپنی آنکھ کو محفوظ رکھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر والوں کو حرام سے محفوظ رکھے گا، اور جو شخص مسلمان بھائی کی عورتوں کی طرف بُری نظر سے دیکھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی عورت کا پردہ پھاڑ دے گا اور اس کی آنکھوں میں آگ کا سُرمہ لگائے گا۔ (دوزخ کا کھٹکا)

حکایت

ہاتھ جلا ڈالے مگر زناء نہ کیا

بنی اسرائیل کا ایک عابد اپنے عبادت خانے میں عبادت کیا کرتا تھا، تو ایک گمراہوں کا ٹولہ ایک کنجری (بدکار عورت) کے پاس آیا، اور اس سے کہا کہ تم کسی نہ کسی طریقہ سے اس عابد کو بھٹکا دو، چنانچہ وہ فاحشہ عورت عابد کے پاس بارش والی اندھیری رات میں آئی، اور اس کو پُکارا، تو عابد نے اس کو جھانک کر دیکھا، تو عورت نے کہا، اے خدا کے بندے مجھے اپنے پاس پناہ دے، لیکن عابد نے اس کی پرواہ نہ کی اور اپنی نماز میں مصروف ہو گیا جب کہ اس کا دیا جل رہا تھا، اس رنڈی نے پھر کہا، اے اللہ کے بندے مجھے اپنے پاس پناہ دیدے، تم بارش اور اندھیری رات کو نہیں دیکھتے وہ یہی کہتی رہی، حتی کہ عابد نے اس کو پناہ دیدی، اور اس طرح سے وہ عابد کے قریب ہی لیٹ گئی، اور اپنے بدن کی خوبصورتیاں دکھانے لگ گئی، یہاں تک کہ عابد کا نفس اس کی طرف مائل ہو گیا، تو عابد نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا حتی کہ یہ دیکھ لے کہ آگ پر صبر کر سکتا ہے؟ وہ چراغ یا لالٹین کی طرف گیا، اور اپنی انگلی اس پر رکھ دی حتی کہ وہ جل گئی، پھر وہ اپنی نماز کی طرف لوٹ آیا لیکن اس کے نفس نے پھر پُکارا، تو یہ پھر چراغ کی طرف گیا، اور ایک انگلی رکھ کر جلا ڈالی، پھر اسی طرح سے اس کا نفس اس کی خواہش کرتا رہا اور وہ چراغ کی طرف لوٹتا رہا حتی کہ اس نے اپنی ساری انگلیاں جلا ڈالیں، جس کو وہ عورت دیکھ رہی تھی، پھر اس نے ایک چیخ ماری اور مر گئی۔

(عشق مجازی کی تباہ کاریاں)

توبہ اور استغفار کی ترغیب

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اللہ کے سامنے توبہ اور استغفار کرو کیونکہ میں اس کے سامنے روزانہ (معصوم ہونے کے باوجود) ۱۰۰/سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

سیّد الاستغفار اور اس کی فضیلت

حدیث: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، جتنا مجھ میں ہمت ہے، میں نے جو کیا ہے، آپ کے سوا اس کے شر سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، آپ کی جو مجھ پر نعمتیں ہیں، میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، آپ مجھے بخش دیں، کیونکہ آپ کے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات سیّد الاستغفار ہیں، جو شخص ان کو صبح ہونے کے بعد ایمان و یقین کے ساتھ پڑھے گا، اور اس دن فوت ہو گا، تو وہ جنتیوں میں سے ہو گا اور جو شخص ان کو شام ہونے کے بعد ایمان و یقین کے ساتھ پڑھے گا، اور اس رات میں اس کا انتقال ہو گا تو بھی وہ جنتیوں میں سے ہو گا۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۳۳، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

سیاہ وسفید اعمال نامہ

حضرت بکر بن مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے اعمال (آسمانوں پر) اُٹھالئے جاتے ہیں جب ایسا کوئی اعمال نامہ اُٹھایا جاتا ہے جس میں استغفار بھی شامل ہو، تو وہ سفید شکل میں اُٹھتا ہے اور جب کوئی ایسا اعمال نامہ اُٹھایا جاتا ہے، جس میں استغفار موجود نہیں ہوتا تو وہ سیاہ شکل میں اُٹھتا ہے۔ (عشق مجازی/۱۲۸)

زناء سے خشک سالی

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی قوم میں جب زناء پھیل پڑتا ہے تو اُسے قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اور رشوت کی گرم بازاری ہوتی ہے تو اس پر خوف طاری کر دیا جاتا ہے۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۳۲۲، کتاب الحدود، الفصل الثالث، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، زناء (اپنے پیچھے) فقیری اور فقر وفاقہ چھوڑ جاتا ہے۔ (تفسیر درمنثور ۴/۱۸۰)

زانی کے دل سے ایمانی نور چلا جاتا ہے

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بھی بندہ زناء کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے نورِ ایمانی چھین لیتے ہیں، یا تو اس کو لوٹا دے یا روکے رکھتے ہیں۔

(مشکوۃ)

بوڑھا زانی

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تین شخص داخل نہیں ہوں گے، ایک وہ فقیر جو باوجود غربت کے خود بینی اور تکبر کرتا ہے، دوسرا وہ بوڑھا جو بڑھاپے میں بھی زناء نہیں چھوڑتا، تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر اپنی نیکی اور عبادت کا احسان رکھتا ہے۔ (طبرانی، موت کا منظر)

قیامت کے دن کا عذاب

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا غیر محرم کی طرف دیکھنے والے کی آنکھوں میں پگھلا ہوا شیشہ ڈالا جائے گا۔ (مشکوۃ شریف)

کسی عورت سے تنہائی میں نہ ملے

حدیث: اسلام ان تمام خطروں سے عفت و عصمت کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے جس سے عفت پر حرف آسکتا ہے، کسی مرد کا عورت سے تنہائی میں ملنا جس قدر خطرہ کا باعث ہوسکتا ہے، وہ ظاہر ہے پھر مزید اس سے تہمت، جو خواہ مخواہ آئے گی وہ بھی پوشیدہ نہیں، اسلئے رحمت عالم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہیں ملتا ہے مگر تیسرا شیطان موجود رہتا ہے۔ (مشکوۃ شریف جلد ۲ ص ۲۷۷، کتاب النکاح)

حدیث: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت (ستر ہے چھپانے کی چیز ہے) شرمگاہ ہے اور جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے ہولیتا ہے۔ (ترغیب)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ناظر و منظور پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندہ کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے محفوظ رکھا وہ جنت میں جائے گا۔ (بخاری شریف)

حدیث: حضرت ہیثم بن مالک طائی (تابعی) سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک کے بعد اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ آدمی کا کسی ایسے رحم میں نطفہ ڈالنا ہے جو اس کے لئے حلال نہ ہو (یعنی وہ عورت اس کی بیوی نہ ہو اور مرد اس سے زناء کرے)۔ (عشق مجازی)

نگاہ کی حفاظت کا حکم

علماء کی ایک بڑی جماعت کہتی ہے کہ عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی اجنبی مرد کو دیکھے، اس کا یہ دیکھنا شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے، دونوں ہی صورتیں ناجائز ہیں، حدیث سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں تھیں، ابن ام مکتوم نابینا کسی ضرورت کی وجہ سے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے، ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا تم دونوں پردہ میں چلی جاؤ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رحمت عالم ﷺ سے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیوں؟ یہ (ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) نابینا نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اَفَعُمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ، کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کہ ان کو نہیں دیکھتیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۷۷، کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبۃ و بیان العورات، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

یہ واقعہ نزول حجاب کے بعد کا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد خود بھی کسی

عورت کو نہ دیکھیں اور عورت بھی کسی مرد کو نہ دیکھے۔ (حسن پرستوں کا انجام)

پست نگاہی کا حکم

حدیث: حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی کہتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ سے پوچھا کہ جو نظر دفعتاً پڑ جاتی ہے، اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اپنی نگاہ پھیر لوں، اور بعض روایات میں آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنی نگاہ جھکا لے۔ (ابن کثیر)

حدیث: ابن کثیر نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام آنکھیں رو رہی ہوں گی مگر ان میں کچھ آنکھیں خوش ہوں گی، ایک وہ آنکھ جس کو محارم اللہ سے محفوظ رکھا گیا ہے، اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستہ میں جاگنے کی صعوبت برداشت کی ہے، اور تیسری وہ آنکھ جس نے خشیت الٰہی سے آنسو بہائے ہیں۔ (طبرانی)

اس وقت دنیا بداعمالیوں سے ظلمت کدہ بنی ہوئی ہے، کفر کی کالی گھٹائیں ہر طرف چھائی ہوئی ہیں، نیکی نفس کی طغیانیوں میں، گھری ہوئی تھرتھر کانپ رہی ہے، راہِ راست سے بھٹکی ہوئی انسانیت آس اور یاس کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہے، کہ کہیں روشنی کی کرن پھوٹے اور اُسے سلامتی کی راہ مل جائے، اے دنیا کے بسنے والو! اس ہولناک اندھیرے سے نکلنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے نفع بخش بے خطر راستہ پر گامزن ہو جاؤ، اور اللہ کی کامل رضاء اور دنیا و آخرت کی منفعتوں سے اپنے دامن بھر لو، اللہ تمہیں اور ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (حسن پرستوں کا انجام)

باب ۱۲

ملائکہ کے بیان میں

ملائکہ قرآن، حدیث اور تفسیر کی روشنی میں

"ملائکہ" عربی لفظ ہے، "ملائکہ" جمع ہے جس کا واحد "مَلَکٌ، مَلأَكٌ اور مَأْلَکٌ" ہے، "ملک" لفظ اصل میں عربی لفظ "مألك" سے نکلا ہے، "ملائکہ" لفظ "اُلُوْکَۃٌ" سے نکلا ہے، عربی میں اُلوک کو قاصد (ایلچی) کہتے ہیں، فارسی زبان میں "ملائکہ" کو "فرشتہ" کہا جاتا ہے، فارسی زبان کا "فرستادن" لفظ سے "فرشتہ" بنا ہے، "ملائکہ" اور "فرشتہ" کا ایک ہی معنی ہوتا ہے۔

فرشتے جوہرِ مقدس ہیں یعنی غضب اور کدورت اور شہوت کی تاریکی سے پاک ہیں:

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦

یعنی خلاف ورزی نہیں کرتے حکم خدا کو بجالاتے ہیں۔ (التحریم۶۶:۶)

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝٢٧

یعنی فرشتے حق تعالیٰ کی اولاد تو کیا ہوتے، وہ تو ایسے خائف اور مؤدب رہتے ہیں کہ نہ قول میں اللہ تعالیٰ سے سبقت کرتے ہیں، نہ عمل میں اس کے خلاف کبھی کچھ کرتے

ہیں وہ اللہ کے حکم کو بجالاتے ہیں۔ (الانبیاء۲۱:۲۷)

☆ "وہ رات دن اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں" ان کی غذا تسبیح ہے اور شرابِ تقدیس ان کا اُنس حق تعالیٰ کے ذکر سے ہے، اور اسی میں ان کی خوشی ہے، حق تعالیٰ نے ان کو صورتہائے مختلفہ پر پیدا فرمایا ہے، اور مقدار ان کی متفاوت ہے، واسطے اصلاح موضوعات کے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنات آگ سے بنے ہوئے ہیں جبکہ فرشتے نور سے بنے ہوئے ہیں جس طرح کہ

"هُوَ جِسْمٌ نُوْرِيٌّ يَتَشَكَّلُ بِأَشْكَالٍ مُخْتَلِفَةٍ وَمَسْكَنُهٗ فِي السَّمَآءِ ط"

حکماء اور علماء لکھتے ہیں کہ ملائکہ جوہر بسیط ہیں اور حیات اور نطق اور عقل رکھتے ہیں، اور ملائکہ اور جنات اور شیاطین میں اختلاف انواع کا ہے، اور بعضے کہتے ہیں کہ اختلاف اعراض کا ہے، ان تینوں میں باہم وہ تفاوت ہے جو کہ کامل و ناقص میں اختلاف ہے، اور نیکو کار اور بدکار کے باہم ہوتا ہے، واضح رہے کہ فرشتے جوہر مقدس ہیں، وہ نورانی جسم والے ہیں، وہ جو چاہے شکل اختیار کر سکتے ہیں، وہ آسمان میں رہتے ہیں۔

جو کچھ رسول خدا ﷺ نے خبر دی ہے، بحسب وقوع حوادث کے عقل نے بعض کی طرف راہ پائی ہے وہ ہم کو دریافت ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی ذرہ ایسا نہیں ہے کہ جس پر کوئی فرشتہ موکل نہ ہو، اور بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں برستا، جب تک کہ اس کے ہمراہ ایک فرشتہ نازل نہ ہو، پس ذرہ اور قطرہ کا حال اس طور پر ہے، تو آسمان، ستارے، ہوا، ابر، باران، زمین، کوہ، صحراء، دریا، چشمہ، ندی، معدنیات، درخت اور جانور وغیرہ کا حال سمجھ لینا چاہئے، یہاں سے معلوم ہوا کہ عالم کا انتظام ملائکہ سے ہے پس اب دو

طریق سے ملائکہ کا بیان کرتا ہوں یا تو جو کچھ صاف شریعت نے آگاہی دی، یا وہ جو کہ عقل تسلیم کرتی ہے جن فرشتوں کی خبر بذریعہ پیغمبر علیہ السلام معلوم ہوئی، ان کو بیان کرتے ہیں، بعضے ان میں سے حملۃ العرش ہیں، یعنی وہ عرش اُٹھائے ہوئے ہیں، اور وہ سب فرشتوں میں ممتاز ہیں حق تعالیٰ کے نزدیک عزیز تر ہیں، اور تقرب کے لئے فرشتے زبان و دل سے جریاں رہتے ہیں، اور ان کو سلام کرتے ہیں، اور روز و شب ان کی اطاعت میں رہتے ہیں کیونکہ ان کا مرتبہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک ہر ایک ملائک سے بڑھ کر ہے، اور یہ حق تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں، اور نعمائے الٰہی کے سپاس گذار ہیں یعنی تعظیم ذات وصفاتِ الٰہی کو مدنظر رکھتے ہیں، اور گنہگاروں کی مغفرت میں دست بدعاء رہتے ہیں، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد ہے کہ وہ چار فرشتے ہیں، منجملہ ان ملائکہ کے ایک کی صورت انسان کی سی ہے، اور دوسرا بیل کی صورت کے مشابہ ہے، اور تیسرا اعنصر کے طور پر ہے، اور چوتھا بشکل شیر، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیہ ابن ابی کا قول سن کر متحیر ہوئے کیونکہ امیہ نے مذکور حاملانِ عرش کے ناموں کو اپنی ایک بیت میں نظم کیا تھا، حالانکہ ایام جہالت میں تصنیف کیا تھا، وہ شعر یہ ہے:

رجل وثور تحت یمنی رحل ● والنّسر للیسری ولیس مکبدا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے جو حاملان عرش پیدا کئے اب وہ چار ہیں، اور جس وقت قیامت آئے گی، حق تعالیٰ چار فرشتے اور ان کی مدد کو بھیجے گا، اور اس دلیل پر قرآن کی یہ آیت برہان قاطع ہے: وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ (الحاقۃ ٦٩: ١٧) فرشتے بزرگی اور تناوری جسم میں اس قدر ہیں، کہ زبان وقلم اور فکر عظماء بنی آدم ان کی تعریف سے عاجز ہیں۔

اسرافیل: یہ فرشتہ مقرب الٰہی ہے اس کی معرفت احکام الٰہی جاری ہوتے ہیں، اور اجسام میں روح پھونکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میں کیسے آرام کروں دراں حالانکہ صاحب صور پھونکنے والے نے صور منہ میں لیا ہوا ہے، اور اجازت الٰہی کا منتظر ہے، کہ جب نوبت آئے، اس وقت پھونکے صور میں، مقاتل نے کہا (جو علمائے کبار میں سے ہیں) فرمایا ہے کہ صُور سے مراد قرن ہے، اور اسرافیل اُسے منہ میں لگائے ہوئے ہیں، اور منتظر ہیں، جب وہ اذن الٰہی پائے فوراً پھونک دے، قرن بصورت قرنا ہے، کہ اس کا دائرہ پوری زمین و آسمان سے بڑا ہے، کہ وہ عرش پر نظر رکھتا ہے، جس وقت یہ صور پھونکے گا آسمان و زمین کی ساری مخلوق بیہوش ہو جائے گی، مگر جن کو پروردگار عالم چاہے گا وہ اس بیہوشی سے مبّرا رہیں گے۔

جبرئیل: باذن اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام، یہ فرشتہ امین وحی اور قدس کا خزانچی ہیں، اسی وجہ سے ان کو روحُ الامین اور روحُ القدس اور ناموسِ اکبر اور طاؤسِ ملائکہ کہتے ہیں، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ جس وقت وحی کے ساتھ کلام کرتا ہے، آسمان والے سنتے ہیں، گھڑی کی آواز کے مانند گویا زنجیر پتھر پر کھینچتے ہیں، پس اس آوازِ مہیب کو سننے والے بیہوش ہو جاتے ہیں، اور اسی طرح بیہوشی میں پڑے رہتے ہیں، تا آنکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے روبرو آتے ہیں، اور ان کا حواس ہوتا ہے تو یہ لوگ ان سے کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے کیا فرمایا پس جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ ’’الحق‘‘، یہ سنکر تمام ملائکہ الحق الحق کہنے میں مصروف ہوتے ہیں۔

حدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو اصلی صورت میں دیکھوں، جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اصلی صورت دیکھنے کی آپ کو طاقت نہیں، آپ

نے فرمایا کہ البتہ طاقت رکھتا ہوں، جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ بقیع میں جب چاندنی ہو تشریف لائیں، اس وقت اپنی اصلی صورت کا مشاہدہ کراؤں گا، پس اس شب کو حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو جلوہ گر ہوئے، حضرت نے دیکھا کہ تمام آفاق کو محیط ہوگیا ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہوئی جب افاقہ ہوا تو جبرئیل علیہ السلام کو اس صورت پر جس میں ہمیشہ آیا کرتے تھے پایا۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری عظمت کے برابر خیال میں نہیں آتا کہ اور بھی کوئی مخلوقات میں ہو، جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر اسرافیل کو ملاحظہ فرمائیں تو یہ تعجب جاتا رہے۔

میکائیل: یہ فرشتہ اجسام کے رزق اور نفوس کی حکمت و معرفت پر مؤکل ہے، جیسا کہ حیاتِ بدنوں کی غذا سے ہے، حیاتِ نفوس کی حکمت و معرفت سے ہے۔

عزرائیل: یہ فرشتہ حرکات کو روکنے والا ہے اور جسموں کو ارواح سے علٰیحدہ کرنے والا ہے، کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کے ہر دو۲ قدم ساتوں زمین کے نیچے اور سر عرشِ اعظم کے اوپر کیا ہے، اس کا منہ لوح محفوظ کی طرف رہتا ہے، اس کے یارومددگار بقدر افرادِ خلائق کے ہیں، تمام مخلوقات اپنی دونوں آنکھ کے روبرو رکھتا ہے، کسی جاندار کی روح قبض نہیں کرتے، جب تک وہ تمام روزی اپنی نہ کھالے۔

اشعب بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت خلیل اللہ نے ملک الموت سے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مغرب میں ہو اور ایک مشرق میں ہو، اور ایک ملک میں وبا پھیلی ہو اور دوسرے ملک میں ہنگامۂ قتال اس وقت میں تم کیونکر ارواح قبض کروگے؟

عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اس وقت میں ارواح کو طلب کرتا ہوں باذن اللہ سب ارواح میری ان دونوں انگلیوں کے درمیان آجاتی ہیں۔

وہب بن منبہ کا بیان ہے کہ سب آسمان کے اوپر چند حجاب ہیں، اور ان پر دوں میں ملائکہ کی اس قدر کثرت ہے کہ ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے ہیں، اور تسبیح میں مصروف ہیں، ساتھ مختلف زبانوں کی آوازیں رعد قاصف کے مانند ہیں، یعنی مثل بادل کی گرج جو پارہ پارہ کرنے والی ہے۔

ملائکہ حفظہ انہیں کراماً کاتبین کہتے ہیں، ابن جریج کہتے ہیں کہ یہ دو۲ فرشتے ہیں جو اولاد آدم علیہ السلام کے ایک سیدھے ہاتھ پر اور دوسرا بائیں ہاتھ پر مؤکل ہے، دائیں طرف والا فرشتہ حسنات کو لکھنے والا ہے اور بائیں جانب والا فرشتہ برائیوں کو لکھنے والا ہے، بعضے کہتے ہیں کہ چار فرشتے ہیں کہ دو۲ دن کو اور دو۲ شب کو رہتے ہیں، عبداللہ بن مبارک نے پانچ فرشتے لکھے ہیں کہ دو۲ رات کو اور دو۲ دن کو اور ایک فرشتہ جو رات دن علٰیحدہ نہیں ہوتا ہے اور کافروں کے لئے بھی حفظہ ہیں، کیونکہ آیت حقہ باب کفار میں نازل ہے۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿٩﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿١٠﴾
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾ (الانفطار۸۲:۹-۱۲)

اور حدیث نبوی بھی وارد ہے کہ جس وقت بندہ نے گناہ کیا، چھ گھڑی تک بائیں ہاتھ کا فرشتہ اس کے گناہ کو نہیں لکھتا ہے، پس اگر توبہ اور استغفار کیا تو اس گناہ کو بالکل نہیں لکھتا ہے، اور اگر توبہ نہ کی اور استغفار نہ چاہا تو چھ گھڑی گذرنے پر اس کا جرم مندرجِ دفترِ اعمال کرتا ہے، دوسری روایت میں یوں لکھا ہے، کہ جس وقت بندہ گناہ کرتا ہے، اور وہ لکھا گیا اس کے بعد اس نے کوئی اچھا عمل کیا تو نیکی کا مؤکل جو دستِ راست پر ہے وہ بائیں دست کے مؤکل سے کہتا ہے کہ قلم سے گناہ کو مٹا ڈال، میں اس کی دس نیکیوں میں سے ایک

نیکی کو اس گناہ کے عوض نہ لکھوں، اور ۹/نو نیکیاں اس کے اعمال میں مندرج کروں، پس وہ بائیں ہاتھ کا موکل اس کا فرمان (مان لیتا ہے) پذیر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ط

ترجمہ: جس نے توبہ کی ایمان لایا اور نیک کام کیئے اس نے (خیر کا) راستہ حاصل کیا میں البتہ معاف کرنے والا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ۱۰/دس ہزار سال قبل عرش کے گرد لکھی گئی تھی۔ (غنیۃ الطالبین)

حدیث: حضرت انس بن مالک رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ حق تعالیٰ نے بندوں پر ۲دو فرشتے مقرر کیئے ہیں تاکہ بندوں کے اعمال لکھیں، پس جب بندہ مرتا ہے تو وہی دونوں موکل بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں، الٰہی تیرا فلاں بندہ مرگیا، اب ہم کہاں جائیں؟ پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے آسمان میرے ملائکہ سے بھرے ہیں، کہ وہ میری بندگی کرتے ہیں، اور زمین میرے بندوں سے پُر ہے، وہ سب طاعت میں مصروف ہیں پس تم میرے بندہ کی قبر پر جاؤ اور تسبیح و تکبیر و تہلیل میں قیامت تک مشغول رہو اور اس کا ثواب میرے بندہ کے دیوانِ حسنات میں لکھو اور یہی کراماً کاتبین ہیں۔

منکر نکیر

منکر نکیر یہ ۲دو فرشتے ہیں، جملہ ملائکہ میں سے آدمی کے دفن کے بعد آدمی سے قبر

میں پہنچ کر سوال کرتے ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ کو قبر میں رکھتے ہیں، اور لوگ دفن کرکے واپس ہوتے ہیں ہنوز ان لوگوں کے قدم کی آہٹ بدستور سنائی دیتی ہے، کہ ۲دو فرشتے آکر مردہ کو قبر میں بٹھا لیتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں، کہ محمد مصطفی کے حق میں کیا کہتا ہے؟ پس اگر بندہ مؤمن ہے تو کہتا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ وہ بندۂ خدا ہیں اور اس کے رسول ہیں پس وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ”تو اپنی جگہ کو دیکھ کہ دوزخ تھی، مگر رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی برکت سے جنت میں بدل گئی، پس وہ بندہ ان دونوں مقاموں کو دیکھ لیگا، یہ سوال و جواب تو مؤمن مردہ کے ہیں، کافر اور منافق کا ماجرا پڑھیئے، جب اس سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے حق میں سوال کریں گے، وہ جواب دیگا، میں نے کچھ نہیں جانا، جو دنیا میں سب کہتے تھے میں بھی کہتا تھا، پس یہ سن کر اس کو جواب دیں گے کہ آیا تو نے نہیں پہچانا؟ اور نہیں پڑھا؟ تو نے ان کا وصف، بعد ازاں لوہے کے گُرزوں سے ماریں گے، اور وہ فریاد کرے گا، جس کو تمام مخلوقات سوائے جن وانس کے سنیں گے۔

انفرادی کام سنبھالنے والے فرشتے

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو الگ الگ ذمہ داریاں سپرد کی ہیں۔ جن میں سے بعض ملائکہ انسانوں کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں اور بعض ملائکہ چھوٹے بچوں کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں۔

حدیث: حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

حق تعالیٰ کے چند فرشتے ہیں، جو زمین پر سیاحت کرتے ہیں، اور یہ ان فرشتوں کے علاوہ ہیں جو بنی آدم کے اعمال لکھتے ہیں، پس جس وقت کسی ایسے گروہ کو پاتے ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتا ہو، تو اپنی قوم کو بلاتے ہیں کہ ادھر کو آؤ، تمہارا مطلوب موجود ہے، اور خود اپنی قوم کو ہمراہ لیکر آسمان دنیا پر آتے ہیں، پھر جس وقت لوٹ کر جاتے ہیں، خدا تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے تم نے ہمارے بندوں کو کس شغل میں پایا؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا، کہ تیری حمد اور تیری بزرگی، اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں، پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میرے تئیں دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں، تب خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ لوگ مجھ کو دیکھیں تو ان لوگوں کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تجھ کو وہ لوگ دیکھیں تو زیادہ تسبیح اور تحمید کریں اور نیز فرماتا ہے کہ کس خوف کے سبب مجھ سے پناہ مانگتے ہیں؟ ملائکہ کہتے ہیں کہ آتشِ دوزخ سے، پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ نہیں، حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دوزخ کی آگ دیکھیں تو ان کو کیسا خوف ہو؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر دیکھ لیتے تو زیادہ خوف و ہراس ہوتا، اور اس سے زیادہ پناہ مانگتے، پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے کس چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ جنت کی، پس خدا پوچھتا ہے کہ اگر وہ بہشت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر بہشت دیکھی ہوتی تو زیادہ اس وقت اس کے حریص اور مشتاق نظر آتے، پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کو بخش دیا، پس ملائکہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص جو ان کے گروہ میں تھا وہ ذکر کے ارادہ سے نہیں آیا تھا بلکہ کسی دوسرے کام کو اتفاقاً وہاں آیا تھا، حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن کا ہم نشین بدبخت (محروم) نہیں ہوتا، منجملہ اور

فرشتے ہاروت وماروت ہیں یہ دونوں فرشتے چاہِ بابل میں معذّب ہیں۔

بعضے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے الگ الگ فرائض انجام دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو الگ الگ کاموں پر مامور ہیں۔

(سورۃ رعد)

فرشتوں کی انسانی شکل وصورت میں رونما ہونے کی مثالیں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔

فرشتے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے انسانی شکل وصورت میں حاضر ہوئے، تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی مہمانی کے لئے ایک گائے ذبح کی اس کا گوشت پکا کر لے گئے، لیکن ان فرشتوں نے اس کے کھانے کی طرف رغبت نہیں کی، اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتہ چلا کہ یہ مہمان ملائکہ ہیں، یہ ملائکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لڑکے کی بشارت دینے آئے تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام کے سامنے ملائکہ انسانی شکل وصورت میں ان کی قوم کو دیئے جانے والے عذاب کی خبر دینے آئے تھے۔

ایک موقع پر انسانی شکل وصورت میں حضرت مریمؑ کے سامنے حاضر ہوئے تھے۔

اسلامی غزوات میں مسلمانوں کی مدد کے لئے انسانی شکل وصورت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں شامل ہوئے تھے۔

* * *

باب ۱۳

طہارت

وضو اور غسل کا ثواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

(سورۃ البقرہ ۲:۲۲۲، پارہ ۲)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں پاک صاف رہنے والوں سے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان مؤمن بندہ وضو کرتا ہے، اور اپنا منہ دھوتا ہے، تو اس کے منہ سے ہر گناہ جس کی طرف اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے، پس جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے ہر گناہ جس کو اس کے ہاتھوں نے پکڑ کر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو ہر گناہ جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے حتی کہ وہ (مسجد کی طرف) گناہوں سے پاک صاف ہو کر جاتا ہے (اور اس کی نماز اللہ کی طرف سے نمازی کے لئے انعام ہوتی ہے)۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۵ کتاب الطہارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے دن اس حالت میں بلائے جائیں گے کہ آثار وضو سے (ان کے اعضائے وضو) چمکتے ہوں گے، پس تم میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ اپنی چمک دمک زیادہ کرے تو اس کو یہ کر لینا چاہئے۔ (صحیح مسلم ۱/۱۲۶)

سردی کے وضو کا دوہرا ثواب

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سخت سردی میں اچھی طرح پانی کے ساتھ وضو کرے اس کو ثواب کا دوہرا حصہ ملتا ہے (ایک حصہ وضو کا دوسرا سردی سہنے کا)۔

مسواک کا ثواب

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کی صفائی کا آلہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ (طبرانی کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ یہ مسواک) نظر کو بھی تیز کرتی ہے۔

(سنن النسائی ج ۱ ص ۵، کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے ۲ رکعات پڑھنا بغیر مسواک کے ۷۰ ستر رکعات پڑھنے سے افضل ہے۔ (کتاب السواک ابو نعیم بسند حسن)

وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کی فضیلت

حدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھتا ہے، تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہوجائے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو برابر نہیں کیا تھا، پاؤں کی ایڑیاں سوکھی رہ گئی تھی، جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو برابر کرو آپ کے پاؤں کی ایڑیاں سوکھی رہ گئی ہیں (اس کو برابر دھوتے رہو) ورنہ یہ ایڑیاں تمہیں جہنم کی آگ میں لے جائیں گی۔

غسل کا ثواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ط (المآئدۃ ۵:۶)

اور اگر تم جنابت سے ہو تو خوب اچھی طرح پاک ہو۔

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جنابت کی وجہ سے ہر بال کے نیچے ناپاکی پہنچ جاتی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے یہ حدیث سنی تو بال رکھنا چھوڑ

دیئے (کٹوا دیئے) کہ کہیں بال رکھیں اور جلدی میں کسی وقت بالوں کی جڑوں میں پانی نہ پہنچے۔

تنبیہ: غسل جنابت کئے بغیر گھر میں پڑے رہنا بے برکتی اور نحوست کا سبب ہے اس میں شرم وحیا نہ کرنی چاہئے۔ جلدی غسل کرنا چاہیے۔

حدیث: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنابت کی حالت میں پڑے رہنے سے رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے، مراد یہی ہے کہ سستی اور کاہلی سے پڑا رہے کہ جس کی وجہ سے نمازیں بھی قضا ہوجائیں۔ (ترمذی)

ہاں فقط رات کے تھوڑے حصہ میں جنابت کی حالت میں سونا مراد نہیں۔ اس پر یہ وعید نہیں ہے۔ (تحفۃ النکاح)

غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بدن کے جس حصہ پر ناپاکی لگی ہو اسے دھوئے، پھر وضو کرے، پھر بدن پر خوب پانی بہائے، غسل میں تین فرض ہیں:

(۱) کلی (غرغرہ) کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال کے برابر جگہ سوکھی نہ رہے۔ (طحطاوی، کبیری، بہشتی ثمر حصہ/۱۰)

غسل کرنے کا سنت طریقہ

کپڑے نکالنے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط" پڑھے، پھر نیت کرے، یعنی واجب غسل ہو تو دل سے اس طرح نیت کرے، کہ میں ناپاکی کو دور کرنے کے لئے یہ غسل کرتا ہوں، اور اگر پاک ہونے کی حالت میں ہو تو یہ نیت کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے ارادہ سے غسل کرتا ہوں۔

نیت کرنے سے غسل کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور بدن کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، نیت نہ کرنے سے غسل تو ہوجائے گا لیکن ثواب سے محرومی ہوگی۔

پہلے گٹّے تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجے کی جگہ دھوئے، ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہوتب بھی، اور نہ ہوتب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہئے پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے، پھر وضو کرے، اور اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرے تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھولے، اور اگر ایسی جگہ ہے، کہ پیر بھر جائیں گے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھوئے پھر وضو کے بعد اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے، پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر، پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالے، اس طرح کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے، پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آوے، اور پھر پیر دھولے اور اگر وضو کے وقت پیر دھولئے ہوں، تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔ (بہشتی زیور، ص: ۷۰، دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، پاکستان)

غسل سے فارغ ہونے کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا اور اگر وقت مکروہ نہ ہوتو دو رکعات نماز پڑھنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ”پاکی آدھا ایمان ہے“ یعنی کہ ایمان لانے سے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اور پاک صاف رہنے سے ہر صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اس بات کا خیال رکھتے ہوئے بدن اور کپڑے وغیرہ کو ہمیشہ پاک وصاف رکھنا چاہئے۔ (مشکوٰۃ، روحانی کہانیاں)

* حلال غسل کرنے کا عظیم ثواب اور حرام غسل کرنے کا عظیم گناہ *

حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے دنیا میں آ کر بی بی حوّا کے ساتھ صحبت کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آسمان سے آ کر آپ علیہ السلام کو غسل کرنے کا مشورہ دیا، غسل کے بعد آپ علیہ السلام کو ایک خاص قسم کی خوشی حاصل ہوئی، حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ اے جبرئیل علیہ السلام! غسل کرنے کا کچھ اجر وثواب ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں غسل کرنے کی وجہ سے بدن کے ایک ایک بال کے بدلے میں ایک سال کی عبادت جتنا ثواب حاصل ہوگا، غسل میں استعمال شدہ پانی کے ایک قطرہ کے بدلے میں ایک فرشتہ قیامت تک عبادت کرتا رہے گا، یہ عبادت کا ثواب غسل کرنے والے کو ملے گا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرما کر خوب روئے فرمایا کہ یہ فائدہ یا یہ ثواب تو حلال غسل کرنے والے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے لئے ہے لیکن جو لوگ زنا کے بعد غسل کرتے ہیں ان کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک سال کے گناہ نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں، اور زنا کے غسل کرنے میں جو پانی استعمال ہوگا اس پانی کے ہر قطرے سے ایک ایک شیطان پیدا ہوتا ہے، قیامت تک ان شیطانوں سے جو (کام) گناہ ہوتے ہیں اس کا سارا عذاب ایسے افراد کو ہوگا۔

(دلیل العارفین، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اجمیری)